اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ

مشکوۃ

MONTHLY MISHKAT

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA

BHARAT

اس شمارہ میں خاص

- ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
- The Dark Side of Media: Lies and Deceit

جلد 8 | دسمبر 2024 - وفا 1403 - ربیع الثانی/جمادی الاوّل 1446 | شمارہ 12

جلسہ سالانہ قادیان مبارک ہو

مہماں جو کرکے الفت آئے بصد محبت

دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت

(درثمین)

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے خدام خدمت خلق کے تحت ہسپتال میں پھل تقسیم کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ نظام آباد کی طرف سے کھیلوں کا انعقاد

حیدر آباد کے خدام نے cyclothon میں حصہ لیا

مجلس طاہر آباد کشمیر کے خدام واطفال کی طرف سے وقار عمل کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کی طرف سے وقار عمل کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی طرف سے مسجد حسن میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہو سکتی“

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: شمیم احمد غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
اطہر احمد شمیم، سلیق احمد نایک، ریحان احمد شیخ، سید سعید الدین احمد

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، حافظ نعیم احمد پاشا
مرشد احمد ڈار، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک	₹ 220
بیرون ملک	$ 150
قیمت فی پرچہ	₹ 20

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍ نومبر ۲۰۲۴ء)	4
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے	12
گوشۂ ادب	16
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 54)	17
فتاویٰ مصلح موعودؓ	23
Diary Dose	24
بزم اطفال	31
Mishkat Archives	32
Health & Fitness	33
ملکی رپورٹس	35
سائنس کی دنیا	36
The Dark Side of Media: Lies and Deceit	**40**

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

امام الزمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی اذن سے جماعت احمدیہ کی روحانی ترقی کے لیے جو ذرائع اختیار فرمائے، جلسہ سالانہ اُن میں سے ایک بنیادی ذریعہ ہے۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی اور پہلا جلسہ سالانہ ۲۷/ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان دار الامان میں منعقد ہوا جس میں ۷۵ خوش قسمت مخلصین سلسلہ نے شرکت کی۔ پھر ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری جماعت کو اطلاع دی کہ ہر سال ۲۷،۲۸،۲۹ دسمبر کی تاریخوں میں جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔ بعدہ ہر سال جلسہ سالانہ کا مستقل انعقاد دسمبر میں قادیان میں ہونا شروع ہوا۔ ۲۷/ دسمبر ۱۸۹۳ء کا جلسہ بوجوہ ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن بعد میں دسمبر میں جلسہ کا انعقاد مستقل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے بیشمار نشانات میں جلسہ سالانہ بھی ایک زبردست نشان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۸۱ اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء اشتہار نمبر ۹۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

”یعنی یہی جلسہ ہے جس کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کا نام بلند ہونا ہے کیونکہ اس جلسہ میں آنے والے وہ کچھ سیکھیں گے جو ان کی علمی اور عملی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہو گا اور پھر یہ علمی اور عملی انقلاب دنیا پر اپنی خوبصورتی ظاہر کر کے دنیا کو اسلام کی خوبصورتی اور اس کے سب سے کامل، مکمل اور سب مذاہب سے بالاتر مذہب ہونا ثابت کرے گا کیونکہ صرف انسانی کوششیں ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید یہ کام دکھائے گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/ دسمبر ۲۰۱۴ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۶/ جنوری ۲۰۱۵ء صفحہ ۵ تا ۶)

جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک زندہ ایک تابندہ ثبوت ہے۔ قادیان کی گمنام بستی سے اٹھنے والی اس آواز کو طاقتور حکومتوں نے بھی دبانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق باوجود مخالفت کے یہ ندائے آسمانی اکناف عالم میں گونج رہی ہے۔ یہ وہ شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں مضبوطی سے پیوستہ ہیں اور جس کی شاخیں آسمان کی رفعتوں میں باتیں کر رہی ہیں۔ اور ہر آن یہ پاکیزہ درخت اپنے شیریں اور پاکیزہ پھل دے رہا ہے۔ ہم تمام ملکوں کے جلسہ ہائے سالانہ میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ مختلف نسلوں اور قوموں کے لوگ اس میں شرکت کرتے ہوئے اسلامی اخوت و بھائی چارے کا ایک روح پرور نظارہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ یہی وہ اخوت ہے جو اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ اسی اسلامی اخوت کی بحالی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دور میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور اسی اخوت و محبت کی آج اسلامی دنیا کو ضرورت ہے۔ امام مہدی کے آنے کی ضرورت اسی ایک چیز سے سمجھی جانی چاہئے کہ اسلامی اخوت و برادری مفقود ہو چکی ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور ایک اسلامی ملک دوسرے ملک کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ ایسے میں اخوت و بھائی چارگی کی بہت ضرورت ہے اور یہ انسانوں کا کام نہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ اخوت و محبت کے جذبات کو پیدا کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اس کا کام ہے کہ دلوں میں الفت پیدا کرے اور اس الفت و محبت کو پیدا کرنے اور باہمی اخوت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو وقت کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور باہمی اخوت ومودت کو قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(نیاز احمد نایک)

قرآن کریم

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ (آل عمران:149-148)

ترجمہ: اور ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے عرض کیا اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔ تو اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہت عمدہ ثواب بھی۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شہر بن حوشبؒ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا اے ام المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپؓ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دعا بکثرت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپؐ اکثر یہ دعا کرتے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ یعنی اے دلوں کے الٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات بخش، ثابت قدم رکھ۔ آپؐ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس کو چاہے اس کو قائم کر دے اور جس کے متعلق چاہے اس کو ٹیڑھا کر دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، حدیث نمبر ۳۵۲۲)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہوسکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو، بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک اُن میں سے انسان گذر نہ لے منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے اور دوست بننے کو تیار ہے۔ مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔''

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۸۔ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

امام وقت کی آواز

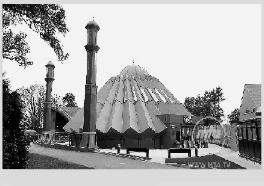

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہم نے تو یہ نظارے دیکھے ہیں کہ باپ کے شہید ہونے پر اس کے نو دس سالہ بیٹے کو ماں نے اگلے جمعہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا اور کہا کہ وہیں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھنا ہے جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تاکہ تمہارے ذہن میں یہ رہے کہ میرا باپ ایک عظیم مقصد کے لئے شہید ہوا تھا، تاکہ تمہیں یہ احساس رہے کہ موت ہمیں اپنے عظیم مقصد کے حصول سے کبھی خوفزدہ نہیں کرسکتی۔ جہاں ایسے بچے پیدا ہوں گے، جہاں ایسی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کر رہی ہوں گی وہ قومیں کبھی موت سے ڈرا نہیں کرتیں۔ اور کوئی دشمن، کوئی دنیاوی طاقت ان کی ترقی کو روک نہیں سکتا۔''

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۰ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۳۰ جولائی ۲۰۱۰ء صفحہ ۲۴)

خطبات و خطابات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍ نومبر ۲۰۲۴ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج صلح حدیبیہ کے حوالے سے ذکر شروع کروں گا۔

صلح حدیبیہ ذی القعدہ ۶؍ ہجری بمطابق مارچ ۶۲۸ عیسوی کو ہوئی۔ اسے غزوہ حدیبیہ بھی کہا جاتا ہے۔ غزوہ حدیبیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پوری سورت، سورۃ الفتح نازل فرمائی۔ اس سورت کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے تاکہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش کو بخش دے اور تجھ پر اپنی نعمت کو کمال تک پہنچائے، اور تجھے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔ اور اللہ تیری وہ نصرت کرے جو عزت اور غلبے والی نصرت ہو۔

حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا، جو آغازِ اسلام میں مسافروں اور حجاج کے کام آتا تھا، لیکن یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔

یہ مقام مکّے سے ایک مرحلے یعنی نو میل کے فاصلے پر واقع ہے، مدینے سے مکّے کا فاصلہ تقریباً ۲۵۰؍ میل ہے، اس طرح مدینے سے حدیبیہ کا فاصلہ ۲۴۱؍ میل بنتا ہے۔ حدیبیہ حرمِ مکّہ کی مغربی حد ہے۔

روایات اور تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب کی بنا پر سفر حدیبیہ اختیار کیا تھا۔

آپؐ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ امن کی حالت میں، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بالوں کو کترواتے ہوئے مکّے میں داخل ہوئے ہیں اور یہ کہ آپؐ بیت اللہ میں داخل ہوئے ہیں اور اس کی چابی لے لی ہے اور میدانِ عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ وقوف کیا۔

اس خواب کی بنا پر آپؐ نے اہلِ عرب اور اردگرد کے بادیہ نشین لوگوں کو بلایا تاکہ وہ بھی آپؐ کے ساتھ نکلیں، اس سفر میں مسلمانوں کے پاس سوائے نیاموں میں بند تلواروں کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔ تلوار اس زمانے میں گھر سے نکلتے ہوئے ہر شخص اپنے پاس رکھا کرتا تھا اور یہ ضروری نہ تھا کہ جس کے پاس تلوار ہے وہ ضرور جنگ کرے گا۔

حضرت عمرؓ نے ہتھیار ساتھ نہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیونکہ مَیں عمرے کی نیّت سے جا رہا ہوں اس لیے مَیں نہیں چاہتا کہ ہتھیار اپنے ساتھ رکھوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ آنحضرت ﷺ کے اس خواب کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد اپنے صحابہؓ کو تحریک فرمائی کہ وہ عمرے کے لیے تیاری کر لیں۔

عمرہ گویا ایک چھوٹی قسم کا حج تھا جسے حج کے بعض مناسک کو ترک کر کے بیت اللہ کے طواف اور قربانی کی جاتی ہے۔ اس عبادت

کے لیے سال کا کوئی مخصوص حصّہ مقرر نہیں بلکہ یہ سال میں کسی بھی وقت اور موسم میں کی جاسکتی ہے۔

غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں یہ تعداد ایک ہزار سے لے کر سترہ سَو تک بیان کی گئی ہے۔

سفر حدیبیہ میں آپؐ کی زوجہ حضرت اُمِ سلمہؓ آپؐ کے ساتھ تھیں۔ آپؐ ذوالقعدہ کے شروع میں بروز پیر روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچ کر وہاں ظہر کی نماز ادا کی، پھر قربانی کے جانور منگوائے جن کی تعداد ستّر تھی، انہیں گانیاں یعنی ہار پہنائے۔ پھر اونٹوں کے کوہانوں پر نشان لگائے۔ باقی جانوروں پر ایک صحابی حضرت ناجیہؓ نے نشان لگائے۔ اس سفر میں مسلمانوں کے پاس دو سَو گھوڑے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے قریش کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لیے ایک خبر رساں کو آگے بھیجا اور مزید احتیاط کے طور پر بیس سواروں کی ایک اور جماعت کو بھی آگے بھیجا۔ روحہ مقام پر پہنچ کر آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں مشرکین ہیں اور وہ اچانک حملہ کر سکتے ہیں، اس اطلاع کے ملنے پر آپؐ نے حضرت ابو قتادہ انصاریؓ کو صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا۔

اس سفر کے دوران لوگ آنحضرت ﷺ کے سامنے جمع ہو گئے جبکہ آپؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اور آپ اس سے وضو کر رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ کے پاس جو اس برتن میں پانی ہے اس کے علاوہ ہم میں سے کسی کے پاس نہ پینے کے لیے پانی ہے اور نہ وضو کرنے کے لیے پانی ہے۔

آپؐ نے یہ سن کر اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور اسی وقت آپؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے فوّارے پھوٹنے لگے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا اور اگر ہم تعداد میں ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوجاتا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ معجزات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقتوں کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے، جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔

قریش نے اس بات کا علم ہوتے ہوئے کہ مسلمان جنگ کی نیّت سے نہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے مکّے آرہے ہیں پھر بھی مسلمانوں کو مکّے سے روکنے کا ارادہ کیا۔

آنحضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ قریش نے جنگ کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے، اور وہ آنحضور ﷺ کو بیت اللہ سے روکنے والے ہیں۔ یہ سن کر آپؐ نے لوگوں سے مشورہ کیا، اور بیت اللہ کی جانب سفر جاری رکھا۔

آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ کی گھاٹی میں پہنچے تو آپؐ کی اونٹنی قصویٰ بیٹھ گئی اور باوجود کوشش کے نہ چلی۔ لوگوں نے کہا کہ قصویٰ اڑ گئی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قصویٰ اڑی نہیں اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ ہاتھیوں کو روکنے والی پاک ذات یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا ہے۔

اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قریش جو بات بھی مانگیں گے، جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم چاہتے ہوں، مَیں اُن کو وہ ضرور دوں گا۔ اس کے بعد آپؐ نے اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ کھڑی ہوگئی۔

مسلمانوں نے حدیبیہ کے مقام پر جس تھوڑے پانی والے حوض

پر پڑاؤ کیا تھا لوگ اس حوض سے پانی لینے لگ گئے، یہاں تک کہ وہ تھوڑی ہی دیر میں خشک ہو گیا۔ حضرت ناجیہؓ بیان کرتے ہیں کہ پانی کی قلّت کی شکایت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر مجھے دیا، پھر چشمے کا پانی ایک ڈول میں منگوایا۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور کلّی کر کے ڈول میں انڈیل دیا اور فرمایا کہ اسے چشمے میں انڈیل دو جس کا پانی خشک ہو گیا ہے، اور اس کے پانی میں تیر گاڑھ دو، چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مَیں بڑی مشکل کے ساتھ اس حوض میں سے نکلا، مجھے پانی نے ہر طرف سے گھیر لیا تھا، اور پانی ایسے اُبل رہا تھا جیسے دیگچی ابلتی ہے، یہاں تک کہ پانی بلند ہوا اور کناروں تک برابر ہو گیا۔

لوگ اس کے کناروں سے پانی بھرتے تھے یہاں تک کہ اُن میں سے آخری شخص نے بھی پیاس بجھالی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس موقعے پر ایک بارش کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اسی رات بارش بھی ہو گئی۔ چنانچہ جب فجر کی نماز کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میدان پانی سے تربتر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مسکراتے ہوئے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس بارش کے موقعے پر تمہارے خدا نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہؓ نے حسبِ عادت عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے بعض نے تو یہ صبح حقیقی ایمان کی حالت میں کی ہے جبکہ بعض کفر کی حالت میں پڑ کر ڈگمگا گئے۔ کیونکہ جس نے تو یہ کہا کہ ہم پر خدا کے فضل اور رحم کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ تو ایمان پر قائم رہا اور جس نے کہا کہ یہ بارش فلاں فلاں ستارے کے اثر کے ماتحت ہوئی ہے تو وہ بے شک چاند، سورج کا تو مومن ہو گیا مگر خدا کا اس نے کفر کیا۔ اس ارشاد سے جو توحید کی دولت سے معمور ہے آپؐ نے صحابہ کو یہ سبق دیا کہ بے شک سلسلہ اسباب وعلل کے ماتحت خدا نے اس کارخانہ عالم کو چلانے کے لیے مختلف قسم کے اسباب مقرر فرما رکھے ہیں اور بارشوں وغیرہ کے معاملے میں اجرامِ سماوی کے اثر سے انکار نہیں۔ مگر حقیقی توحید یہ ہے کہ باوجود درمیانی اسباب کے، انسان کی نظر اس وراء الوراء ہستی کی طرف سے غافل نہ ہو جو اس کارخانہ عالم کی علت العلل ہے اور جس کے بغیر یہ ظاہری اسباب ایک مردہ کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

صلح حدیبیہ کے حالات آئندہ بیان کرنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا:

۱۔ عزیزم شہر یار راکنگ شہید ولد محمد عبد اللہ وہاب صاحب آف بنگلہ دیش۔ ۵/ اگست کو حکومت کے معزول ہونے کے بعد ملک میں انتشار پھیل گیا تو مخالفینِ احمدیت نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے احمد نگر جماعت پر حملہ کر دیا۔ مخالفین احمدیوں کے گھر جلاتے ہوئے جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ کی طرف آئے۔ وہ اگرچہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے میں کامیاب نہ ہو سکے، مگر جلسہ گاہ کی پچھلی جانب ڈیوٹی پر موجود خدام کو گھیر لیا اور ان پر وار کرتے رہے۔

اسی دوران عزیزم شہر یار کے سر پر شدید چوٹ آئی، اور تین ماہ کے علاج کے بعد آخر ۸/ نومبر کو محض سولہ سال کی عمر میں عزیزم شہید ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیزم وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دادا، دادی اور ایک بہن اور دو بھائی شامل ہیں۔ ۲۔ مکرم عبد اللہ اسد عودہ صاحب

آف کبابیر۔ مرحوم گذشتہ دنوں ۹۴؍ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کبابیر کے ابتدائی موصیان میں شامل تھے۔ مرحوم کو بطور جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تعلیم و تربیت، امورخارجیہ کے علاوہ صدر مجلس انصار اللہ، سیکرٹری صد سالہ جوبلی کے عہدوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم بلند پایہ مؤلف تھے، سورۃ الکہف کی تفسیر کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے علمی کارنامے انجام دیے۔ مرحوم بہت مخلص، غیور، احمدیت اور جماعت سے متعلق ہر بات پر فخر کرنے والے، جماعت کے سچّے خادم تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں اور چودہ پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ حضورِانور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز دنیا کے حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک
(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍ نومبر ۲۰۲۴ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حدیبیہ کے بارے میں بیان ہو رہا ہے۔

اِس بارے میں بُدَیل بن وَرْقا خُزاعی اور دیگر قریش کے قاصدوں کا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

اِس کی تفصیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے یوں بیان کیا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر قیام فرمایا تو اِس وادی کے چشمہ کے پاس قیام کیا۔ جب صحابہؓ اِس جگہ ڈیرے ڈال چکے تو قبیلہ خزاعہ کا ایک نامور رئیس بُدَیل بن وَرْقا نامی، جو قریب ہی کے علاقے میں آباد تھا، اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرتؐ کی ملاقات کے لیے آیا اور اِس نے آپؐ سے عرض کیا کہ مکّہ کے رؤساء جنگ کے لیے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپؐ کو مکّہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ

ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیّت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اِس کے کہ قریش مکّہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور مَیں تو اِن لوگوں کے ساتھ اِس سمجھوتہ کے لیے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر اُنہوں نے میری اِس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہرصورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر مَیں بھی اِس مقابلہ سے اُس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اِس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔ اگر مَیں اِن کے مقابلے میں آکر مِٹ گیا تو قصّہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکّہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تأمل نہیں ہونا چاہیے۔

بُدَیل بن وَرْقا پر آپؐ کی اِس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اور اِس نے آپؐ سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے کچھ مہلت دیں کہ مَیں مکّہ جا کر آپؐ کا پیغام پہنچاؤں اور مصالحت کی کوشش کروں۔ آپؐ نے اجازت دے دی اور بُدیل اپنے قبیلے کے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر مکّہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

بُدَیل بن وَرْقا نے مکّہ پہنچ کر قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کی تجویز سے آگاہ کیا۔ جو شیلے افراد نے انکار کیا، لیکن اہل الرّائے اور ثقہ لوگوں نے تجویز سننے کی اجازت دی۔ چنانچہ

بُدیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تجویز کا اعادہ کیا۔ اِس پر ایک شخص عُروہ بن مسعود نامی جو قبیلہ ثقیف کا ایک بہت بااثر رئیس تھا، نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ

اِس شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آپ کے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اِس کی تجویز کو قبول کر لیں اور مجھے اجازت دیں کہ مَیں آپ کی طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاکر مزید گفتگو کروں۔ اُس نے آنحضرتؐ کو متنبہ کیا کہ اگر آپؐ نے اپنی قوم کو جنگ میں تباہ کر دیا تو عربوں میں ایسا ظلم کسی نے نہیں کیا ہوگا اور اگر قریش غالب آ گئے تو آپؐ کے ساتھی آپؐ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور اگر آپؐ نے قریش سے جنگ کی تو یہ آپؐ کو قریش کے حوالے کر دیں گے اور وہ آپؐ کو قیدی بنالیں گے تو پھر اِس سے زیادہ کون سی چیز سخت ہو گی؟

تو حضرت ابو بکرؓ جو آپؐ کے پیچھے بیٹھے تھے، وہ غصّے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اپنے بُت لات کو چومتے پھرو یعنی اُس کی پوجا کرو، یہ باتیں ہم سے نہ کرو تم! کیا ہم آپؐ کو چھوڑ جائیں گے؟

تو عُروَہ نے کہا کہ یہ کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ ابو بکرؓ ہیں۔ تو اُس نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر مجھ پر تیرا ایک احسان نہ ہوتا تو مَیں اِس کا ضرور جواب دیتا۔ کسی زمانہ میں عُروَہ پر حضرت ابو بکرؓ کا احسان بھی تھا اور آپؓ نے ایک مرتبہ دیّت کی ادائیگی میں اُس کے تعاون مانگنے پر دس اونٹ دے کر تعاون کیا تھا۔

پھر وہ آنحضرتؐ سے باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آپؐ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ آنحضرتؐ کے پاس تلوار لے کر کھڑے تھے اور اپنے سر پر خَود پہن رکھا تھا، عُروہ بات کرنے کے لیے آگے بڑھا، پھر اُس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تاکہ آپؐ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگائے تو حضرت مغیرہؓ نے اپنی تلوار کے کونے سے اُس کو ہٹا دیا اور کہا کہ رسول اللہؐ کی داڑھی سے اپنے ہاتھ کو روکو قبل اِس کے کہ تلوار تم تک پہنچے کیونکہ کسی مشرک کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپؐ کی داڑھی کو چھوئے۔

پھر عُروہ نبی کریمؐ کے صحابہؓ کو غور سے دیکھنے لگا، جب بھی رسول اللہؐ تھوکتے تو صحابہؓ اُس کو ہاتھ پر لے لیتے اور پھر اُس کو اپنے چہرے اور سینے پر مَلتے۔ جب آپؐ صحابہؓ کو کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہؓ فوری طور پر اُس کو بجالاتے۔

جب آپؐ وضو کرتے تو صحابہؓ وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے، کسی بال کو بھی نیچے گرنے نہیں دیتے تھے بلکہ اِس کو ہاتھ میں حاصل کر لیتے اور آپؐ کے سامنے اپنی آواز کو نیچا رکھتے تھے

اور آپؐ کی تعظیم کی وجہ سے آپؐ کو ترچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے۔ جب وہ آپؐ سے باتیں کرنے سے فارغ ہوا تو آپؐ نے اُس سے بھی وہی بات کہی جو بُدیل بن وَرْقَا سے کہی تھی اور ایک مدّت تک صلح کی تجویز پیش کی۔ پھر وہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ

اَے میرے لوگو! مَیں سفارت کے لیے بادشاہوں کے درباروں، قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! مَیں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا، جس کی ایسی اطاعت کی جائے، جیسی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت گزاری اُس کے صحابہؓ میں ہوتی ہے۔

حضور انور نے تبصرہ فرمایا کہ کہاں تو وہ آیا تھا آنحضرتؐ کو کافروں سے ڈرانے کے لیے اور کہاں جب یہ نظارے دیکھے تو متأثر ہو کر گیا اور یہی بات پھر اُس نے جا کے اُن کافروں کو بھی بتائی۔ پھر اُس نے اپنا وہ سارا مشاہدہ بیان کیا جو اُس نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں دیکھا تھا اور کہنے لگا کہ اُس نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے، لہٰذا اُسے قبول کر لو اور تم خوب جان لو کہ اگر تم نے اُس کے ساتھ تلوار کا ارادہ کر لیا تو وہ بھی تلوار کو تمہارے خلاف استعمال کریں گے اور جب تم اُن کے صاحب کو روک دو گے تو مَیں نے اِس قوم کو دیکھا ہے کہ وہ اِس بات کی بالکل پروانہیں کریں گے کہ اُن کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ اللہ کی قسم! مَیں نے اُس کے ساتھ ایسی عورتیں بھی دیکھی ہیں جو اُس کو ہمارے سپرد نہیں کریں گی۔ اَے میری قوم! اپنی رائے کو بدل لو اور اُس کے پاس جاؤ اور تم وہ چیز قبول کرلو جو وہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں یعنی آنحضرتؐ نے جو صلح کی تجویز پیش کی ہے یا عمرہ کی بات کی ہے اُسے مان لو۔ مَیں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اِس کے ساتھ مجھے یہ خوف بھی ہے کہ تمہاری مدد اُس شخص کے خلاف نہیں کی جائے گی جو بیت اللہ کی زیارت کے لیے آیا ہے۔ اُس کے پاس قربانی کے جانور ہیں، جن کو وہ ذبح کریں گے اور پھر لَوٹ جائیں گے۔

پھر حلیس بن علقمہ کنانی ،اَحَابِش (قریش کے حلیف قبائل اور اُنہوں نے حبشی نامی پہاڑی کے دامن میں حلف لیا تھا، اِس لیے اُن کو اَحَابِش کہتے ہیں) کے سردار نے کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کے پاس جانے دو۔ تو قریش نے کہا کہ جاؤ۔ جب اُس نے رسول اللہؐ کو بلندی سے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے جو ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے جانوروں کا احترام کرتے ہیں اور صحابہؓ کو فرمایا کہ اِسے دکھانے کے لیے قربانی کے جانور آگے گزارو۔ ایسا کرنے پر جب اُس نے وادی کے کنارے ایسے جانوروں کو دیکھا کہ جن کی گردن میں زیادہ عرصہ ہار رہنے کی وجہ سے گردن کے بال جھڑ چکے تھے۔ وہ جانور بار بار آواز نکال رہے تھے۔ صحابہؓ نے تلبیہ کہتے ہوئے اُن کا استقبال کیا اور وہ آدھے مہینے سے یہاں مقیم تھے اور کوئی خوشبو نہیں لگائی ہوئی تھی اور بال بھی پراگندہ تھے۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ! اِن لوگوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بیت اللہ سے روکے جائیں۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس بات کی اجازت نہیں دی کہ لخم، جُذَام، قندہ اور حمیر قبائل تو حج کریں اور عبد المطلب کے بیٹے کو بیت اللہ سے روکا جائے۔ ربِّ کعبہ کی قسم! قریش ہلاک ہو جائیں گے، بے شک یہ لوگ عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ یہ باتیں سن کر آپؐ نے فرمایا! اللہ کی قسم! اَے بنو کنانہ کے بھائی، بالکل ایسی ہی بات ہے۔ قریش نے اِس تمام احوال کے بیان کرنے پر اُسے اعرابی قرار دیتے ہوئے اُس کے مشاہدہ کو نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کا مکر وفریب قرار دیا۔

اِس سفر میں حضرت کعب بن عُجرہ کے لیے تکلیف کی صورت میں احرام کی حالت میں سر منڈوانے کی رخصت کا بھی ذکر ملتا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ قریش سے اجازت لے کر مختلف لوگ بطورِ سفیر آنحضرتؐ کے پاس آتے تھے، اِن میں مِکْرَزْ بن حَفْص کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جب یہ آیا تو رسول اللہؐ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک دھوکے باز شخص ہے اور روایت میں فاجر کا لفظ بھی ملتا ہے۔ نیز آپؐ نے اُس سے بھی وہی بات کی جو عُروہ اور بدیل سے کی تھی۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لَوٹ گیا اور اُن کو اِن باتوں کی خبر دی جو آپؐ نے اُس سے کی تھیں۔

رسول اللہؐ کا اِس معاملے میں بطور اپنے سفیر حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہ کو قریش کی طرف بھیجنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ رسول اللہؐ نے اپنے اونٹ ثَعلب پر آپؓ کو قریش کی طرف بھیجا تاکہ قریش کے لوگوں تک وہ پیغام پہنچا دیں جس کے لیے وہ آئیں ہیں۔ تو

عِکرمہ بن ابی جہل نے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اِن کے

قتل کا بھی ارادہ کیا مگر اَحابیش نے روک دیا اور حضرت خراشؓ کو جانے دیا اور وہ رسول اللہؐ کے پاس واپس آ گئے اور جو اِن کے ساتھ ہوا تھا، وہ آپؐ کو بتا دیا۔

بہر حال قریش نقضِ امن کی صورتحال پیدا کرتے رہے لیکن آنحضرتؐ درگزر فرماتے رہے۔قریش مکّہ نے جوش میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ پر حملے کا ارادہ کیا۔ اُنہوں نے چالیس پچاس آدمیوں (بعض روایات کے مطابق اسّی افراد) کی ایک پارٹی حدیبیہ بھیجی اور اُنہیں مسلمانوں کے کیمپ کے ارد گرد گھوم کر نقصان پہنچانے کا حکم دیا، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش بھی کی۔ لیکن مسلمانوں کی ہوشیاری سے یہ سازش ناکام ہوئی اور یہ تمام افراد گرفتار کر لیے گئے۔

باوجود سخت طیش کے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن سب کو معاف فرما دیا اور مصالحت کی کوشش جاری رکھی۔

علامہ بیہقی نے عُروہ سے روایت کی ہے کہ پھر نبیٔ کریمؐ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بلایا تاکہ اُنہیں قریش کی طرف بھیجیں۔تو اُنہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! قریش میری دشمنی سے واقف ہیں، اِس لیے مجھے اپنی جان پر خوف ہے اور بنو عدی میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میری حفاظت کرے۔ یارسول اللہؐ! اگر آپؐ چاہتے ہیں تو مَیں چلا جاتا ہوں تو آپؐ نے اُن سے کچھ نہ کہا۔حضرت عمرؓ نے کہا کہ یارسول اللہؐ! مَیں آپؐ کو ایک ایسے شخص کا بتلاتا ہوں، جس کی مکّہ میں مجھ سے زیادہ عزت ہے اور زیادہ بڑا خاندان ہے، جو اُس کی حفاظت کریں گے اور وہ آپؐ کے پیغام کو جو آپؐ چاہتے ہیں، پہنچا دیں گے اور وہ شخص حضرت عثمان بن عفّانؓ ہیں۔ بہر حال آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تم قریش کے پاس جا کر اُنہیں خبر دو کہ ہم قتال کرنے کے لیے نہیں آئے بلکہ عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔

حضرت عثمانؓ مکّہ گئے اور ابوسفیان سمیت قریش کے مجمع میں آنحضرتؐ کا پیغام پیش کیا، مگر قریش ضد پر قائم رہے کہ مسلمان اِس سال مکّہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔قریش نے حضرت عثمانؓ کو ذاتی طور پر طوافِ بیت اللہ کی پیشکش کی، لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ

یہ ممکن نہیں کہ رسول اللہؐ تو مکّہ سے باہر روکے جائیں اور مَیں طواف کروں۔مگر قریش نے کسی طرح نہ مانا اور بالآخر حضرت عثمانؓ مایوس ہو کر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے۔

اِس موقع پر مکّہ کے شریر لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ اُنہوں نے غالباً اِس خیال سے کہ اِس طرح ہمیں مصالحت میں زیادہ مفید شرائط حاصل ہو سکیں گی حضرت عثمانؓ اور اِن کے ساتھیوں کو مکّہ میں روک لیا۔ اِس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہلِ مکّہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔ یہ خبر جب پہنچی تو آنحضرتؐ کو بھی شدید غصّہ اور صدمہ تھا۔تب آپؐ نے وہاں بیعتِ رضوان لی۔

یہ خبر حدیبیہ میں پہنچی تو مسلمانوں میں سخت جوش پیدا ہوا کیونکہ حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے داماد اور معزز ترین صحابہؓ میں سے تھے اور مکّہ میں بطور اسلامی سفیر کے گئے تھے اور یہ دن بھی اَشْھرِ حُرُم کے تھے، حرمت والا مہینہ تھا اور پھر مکّہ خود حرم کا علاقہ تھا۔ آنحضرتؐ نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کر کے اُنہیں ایک ببول یعنی کیکر کے درخت کے نیچے جمع کیا اور جب صحابہؓ جمع ہو گئے تو اِس خبر کا ذکر کر کے فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم! ہم اِس جگہ سے اُس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر جو اسلام میں بیعت کا طریقہ

ہے، یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا، مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔

اِس اعلان پر صحابہؓ بیعت کے لیے اِس طرح لپکے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اور اِن چودہ پندرہ سَو مسلمانوں کا ایک ایک فرد کہ یہی اِس وقت اسلام کی جمع پونجی تھی، اپنے محبوب آقا کے ہاتھ پر گویا دوسری دفعہ بک گیا۔

جب بیعت ہو رہی تھی تو آنحضرتؐ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اِس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا لیکن اِس وقت وہ خدا اَور اُس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔

اسلامی تاریخ میں یہ بیعت بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔ قرآن شریف نے بھی اِس بیعت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

صحابہؓ کرامؓ بھی ہمیشہ اِس بیعت کو بڑے فخر اور محبّت کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے اور اِن میں سے اکثر بعد میں آنے والے لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ

تم تو مکّہ کی فتح کو فتح شمار کرتے ہو مگر ہم بیعتِ رضوان ہی کو فتح خیال کرتے تھے اور اِس میں شبہ نہیں کہ یہ بیعت اپنے کوائف کے ساتھ مل کر ایک نہایت عظیم الشان فتح تھی۔ نہ صرف اس لیے کہ اِس نے آئندہ فتوحات کا دروازہ کھول دیا بلکہ اِس لیے بھی کہ اِس سے اسلام کی اس جاں فروشانہ روح کا جو دینِ محمدیؐ کا گویا مرکزی نقطہ ہے ایک نہایت شاندار رنگ میں اظہار ہوا اَور فدائیان اسلام نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ وہ اپنے رسولؐ اور اس رسولؐ کی لائی ہوئی صداقت کے لیے ہر میدان میں اور اِس میدان کے ہر قدم پر موت وحیات کے سودے کے لیے تیار ہیں۔ اِسی لیے صحابہ کرامؓ بیعتِ رضوان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ بیعت موت کے عہد کی بیعت تھی یعنی اِس عہد کی بیعت تھی کہ ہر مسلمان اسلام کی خاطر اور اسلام کی عزت کی خاطر اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر پیچھے نہیں ہٹے گا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کی مزید تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر دعائیہ تحریک فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو گھروں میں دو سے تین مہینے کا راشن رکھنے کی یاد دہانی کروائی نیز تلقین فرمائی کہ سب سے اہم نقطہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اُس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اُس سے تعلق پیدا کرنے اور اُس میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق دے۔ (آمین)

حدیث نبوی ﷺ

النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح۔ باب ما جاء فی فضل النکاح)

نکاح میری سنّت ہے پس جس نے میری سنّت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(منجانب: شعبہ رشتہ ناطہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

از مکرم ریحان شیخ صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت قادیان

ایک مسلمان کے لئے ابتدائی راستہ خدا تعالیٰ سے ملنے کا جو شریعت نے بتایا ہے وہ ”تقویٰ“ ہے۔تقویٰ وہ قیمتی سرمایہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور قرب آسان ہوجاتا ہے۔یعنی تقویٰ ایک ایسی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر انسان اپنے معبودِ حقیقی کے قرب کو پالیتا ہے اور اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔قرآن میں ۲۴۷ آیات تقویٰ کی اہمیت وافادیت پر وارد ہوئی ہیں۔تمام عبادات کا بنیادی مقصد بھی انسان کے دل میں اللہ کا خوف اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔تقویٰ کا مطلب ہے پرہیزگاری، نیکی اور ہدایت کی راہ۔تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہوجانے کے بعد دل کو گناہوں سے جھجک معلوم ہونے لگتی ہے اور نیک کاموں کی طرف اس کو بے تابانہ تڑپ ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے قابل عزت واحترام وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

ایک احمدی ہونے اور مرکز قادیان میں رہنے کی وجہ سے اجلاسات میں بار بار حتیٰ کہ بچہ بچہ کی زبان سے لفظ ”تقویٰ“ سننے کو ملتا ہے۔مگر غور طلب امر یہ ہے کہ باجود اس لفظ کے کثرت استعمال اور کثرت تذکرہ کے پھر بھی جو حق اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا ہے وہ ادا نہیں ہو رہا۔تقویٰ کی باریک راہوں کا تو کیا ذکر،اس کی موٹی موٹی بنیادی راہوں سے بھی بعض لوگ بلکہ بعض صاحب علم ناواقف نظر آتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ علم تو موجود ہے مگر عمل نصیب نہیں۔

بہر حال خاکسار اصلی مطلب کی طرف آتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات اور بعض مثالوں سے تقویٰ کی بعض باتوں کا ذکر کروں جن سے قارئین کو کچھ علم اس کا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا(النحل آیت ۱۲۹)یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔اور جن کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوجائے وہ دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”ہماری جماعت کو چاہئے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمنوں کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہوں۔توارت میں لکھا ہے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں،نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔پس نیک بننے کی کوشش کرو۔میرا ایک شعر ہے۔

’’ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے- اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے‘‘

ہمارے مخالف جو ہیں وہ بھی متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے۔نرا زبانی دعویٰ ٹھیک نہیں۔اگر یہ لوگ متقی ہیں تو پھر متقی ہونے کے جو نتائج ہیں وہ ان میں کیوں نہیں؟نہ مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں۔نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے۔تقویٰ ایک تریاق ہے جو اس کو استعمال کرتا ہے وہ تمام زہروں سے نجات پاتا ہے۔مگر تقویٰ کامل ہونا چاہئے۔۔۔کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں۔پس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا (النحل آیت ۱۲۹) یعنی خدا تعالیٰ کی معیت بتادیتی ہے کہ یہ متقی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۶۲،۲۶۱)

متقی کا ایک اہم وصف استقامت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نکتہ پر یوں روشنی ڈالی ہے کہ:

’’حقیقی متقی وہ شخص ہے کہ جس کی خواہ آبرو جائے،ہزار ذلت آتی ہو،جان جانے کا خطرہ ہو،فقر و فاقہ کی نوبت آئی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپائے۔۔۔تقویٰ کے بھی مراتب ہوتے ہیں اور جب تک یہ کامل نہ ہوں تب تک انسان پورا متقی نہیں ہوتا۔۔۔جب تک انسان خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا اور ہر ایک لحاظ کو خواہ برادری کا ہو،خواہ قوم کا،خواہ دوستوں اور شہر کے رؤسا کا خدا تعالیٰ سے ڈر کر نہیں توڑتا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک ذلت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتا تب تک وہ متقی نہیں ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۷۵،۷۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا کہ جان جانے کا خطرہ ہو،فقر و فاقہ کی نوبت آئی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپائے اس سے ایک مثال یاد آئی جس کا ذکر ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے اپنی ایک مضمون تقویٰ کی باریک راہیں میں فرمایا ہے۔وہ افادۂ قارئین کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

’’میرے ایک بزرگ ہیں ان کے پاس رفتہ رفتہ ۹۰ کے قریب کھوٹے روپے (سکے) جمع ہو گئے جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ سے قابل فروخت تھا اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔انہوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھینک دئے اور جو دوسرے تھے وہ بکنے بھیج دئے اور لے جانے والے سے کہہ دیا کہ انہیں کسی سنار کے ہاتھ فروخت کر کے انہیں اپنے سامنے اسی سے کٹوا دینا تا کہ پھر بطور سکہ نہ چلائے جا سکیں۔سنار نے یہ بات مان کر ان کو خرید لیا اور مقررہ قیمت ادا کر دی۔لیکن جب ان کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا تو سنار لڑنے لگا کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں تو اب تمہارا کیا کام،میں ان کو ثابت ہی بیچ لوں گا۔مگر انہوں نے نہ مانا۔آخر واپس لے لئے گئے۔اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پر کاٹوں گا کہ ان کی قیمت اتنی کم کر دو۔یہ بات انہوں نے فوراً مان لی اور بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں لے لی مگر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا۔‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ یکم اپریل ۱۹۹۴ء صفحہ ۳)

قارئین حضرات: یہی اگر ایک غیر متقی ہوتے تو اوّل تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کر کے چلا دیتے۔اگر ایسا نہ ہو سکے تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے یا ایجنٹ کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے کہ آگے وہ اسے چلا لیں۔خلاصہ کلام یہ فرق ہے ایک متقی اور غیر متقی میں۔

آپ علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ’’متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا ومافیھا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۷)

انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو ’’تقویٰ‘‘ کی راہ کہلاتی ہے۔اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات زمانہ سے بچاتا اور ہر ایک مصیبت میں سے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا بلکہ آئندہ زندگی یہیں دکھلادی جاتی ہے۔ان کو جو مصائب وتکالیف آتی ہیں وہ ان کی ترقی کا باعث بنتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا،جوان ہوا،جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔۔۔میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۵،۲۴۴)

ایک استاذ جو بغیر اجازت کے خفیہ ٹیوشن لے،ماہر فن پورا محنتانہ لیکر وقت پر حاضر نہ ہوں،ایک پیشہ ور کا وعدہ کر کے پھر اس وعدہ پر اپنا کام پورا کر کے نہیں دینا،ڈاکٹروں کا عورتوں کو طبی معائنہ کے وقت سینہ بین لگا کر اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھنا،کارکنان جو اپنی تنخواہ کے وقت تو پوری رقم کا مطالبہ کریں مگر کام کرنے کے وقت باریک محاسبہ نہیں کرنا کہ آیا میں معاہدہ کے مطابق چل رہا ہوں یا کچھ غفلت کر رہا ہوں وغیرہ۔ایسے سب لوگ دنیاداروں کی نظروں میں خواہ بڑے ہوشیار،پرہیزگار کہلائیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ متقی ہونے کا طرۂ امتیاز نہیں پاسکتے۔متقی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔

وہ لوگ جو ہمیں بظاہر نیک اور متقی نظر آتے ہیں ان کی قسموں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

۱.پہلی قسم تو ٹھگوں کی ہے جو حقیقتاً بد ہیں اور نیکی دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دینا اور ٹھگنا ان کا پیشہ ہے۔

۲.دوسری قسم ان کی ہے جو دنیاداروں کو خوش رکھنے کے لئے معروف قسم کی نیکیاں کرتے رہتے ہیں۔یہ خدا کے نیک نہیں بلکہ دنیا کے نیک ہیں۔

۳.تیسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو واقعی دین کے لئے آئے اور نیک اور صالح ارادے رکھتے تھے مگر روپیہ دیکھا،دنیا کے زرق برق سامانوں اور جاہ و تنعم کے مزے چکھے اور آخر کا پھسل گئے۔

۴.چوتھے اور قابل ستائش اور قابل تقلید وہ سعید لوگ ہیں جو خدا کے لئے نیک بنے پھر انہوں نے خدا سے ہی مدد مانگی اور خدا تعالیٰ نے بھی محض اپنے فضل سے ان کی دستگیری کی اور ان کو نہ چھوڑا جب تک کہ وہ اس دنیا سے گزر نہیں گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ یکم اپریل ۱۹۹۴ء صفحہ ۱۴)

پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی دوستی کو لازم پکڑنا چاہئے اور ایسا بننے کے لئے جتنی فرصت بھی ملے ان کی صحبت اور قرب میں جا کر رہنا چاہئے تا کہ زندہ خدا کے نشانات سے کچھ حصہ ملے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہر ارادہ اور ہر عمل کے وقت تقویٰ کی بحث آپڑتی ہے اور انسان کو اپنی ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے۔تب ایسا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی پر ایک تغیر آجاتا ہے اور وہ ایک نئی زندگی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔اس کا پرانا وجود مر کر ایک نیا وجود اس کی جگہ قائم ہو جاتا ہے اور یہی ''تقویٰ'' کا مقصد ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہ پر چلتے ہوئے حقیقی معنوں میں متقی بننے کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

جب سے اے یار! تجھے یار بنایا ہم نے
ہر نئے روز نیا نام رکھایا ہم نے
کیوں کوئی خلق کے طعنوں کی ہمیں دے دھمکی
تو سب نقش دل اپنے سے مٹایا ہم نے
(از مسوّدات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

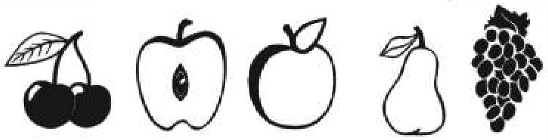

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

اردو گوشۂ ادب

’’وَلتَکُن مِّنکُم‘‘ کی بھی تفسیر ہے یہ جامعہ

رب کے ہاتھوں سے لکھی تحریر ہے یہ جامعہ
خوابِ احمد کی حسیں تعبیر ہے یہ جامعہ

اِذن سے رب کے رکھی اس کی مسیحا نے بناء
احمدیّت کی بڑی جاگیر ہے یہ جامعہ

قُدرتِ ثانی کے ہاتھوں نے سنوارا ہے اسے
دین کی تبلیغ کا شہتیر ہے یہ جامعہ

رنگ میں اپنے رنگے، آ جائے جو آغوش میں
خاک کو سونا کرے، اکسیر ہے یہ جامعہ

قول ہی کافی نہیں، رب کو عمل بھی چاہیئے
فعل کی مُنہ بولتی تصویر ہے یہ جامعہ

علم سے روشن کرے، باطن کو بھی صیقل کرے
روح کو کرتا عطا تنویر ہے یہ جامعہ

ہر جگہ اس کے منادی، دے رہے پیغامِ حق
بے شبہ تحذیر اور تبشیر ہے یہ جامعہ

’’اِسمُہٗ اَحمَد‘‘ کے معنی سب کو ہے بتلا رہا
’’وَلتَکُن مِّنکُم‘‘ کی بھی تفسیر ہے یہ جامعہ

درسگاہِ مہدیٔ معہود سے سرورؔ پڑھا
جس نے دی اِس کی بدل تقدیر، ہے یہ جامعہ

(محمد ابراہیم سرور۔ قادیان)

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 55)

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال: میرپور آزاد کشمیر سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ لاعلاج مریضوں پر پڑھ کر دم کرنے والی ایک دعا ''یا من اسمہ دواو ذکرہ شفاء'' ہے اس دعا کا حوالہ اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۹/اپریل ۲۰۲۲ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: میرے علم میں تو ایسی کوئی دعا نہیں ہے جو آپ نے اپنے خط میں تحریر کی ہے۔ البتہ احادیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ حضور ﷺ خود بھی اور صحابہ رسول ﷺ سورۃ فاتحہ، معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور بعض اَور دعاؤں کے ذریعہ بخار، مختلف بیماریوں اور سانپ اور بچھو وغیرہ کے کاٹنے پر دم کرلیا کرتے تھے۔

چنانچہ احادیث میں یہ واقعہ آتا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت کسی سفر پر روانہ ہوئی اور یہ لوگ ایک قبیلہ کے پاس آکر ٹھہرے اور ان سے کچھ کھانے کے لیے طلب کیا لیکن قبیلہ والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا اور قبیلہ والوں نے اس کے علاج کی پوری کوشش کی لیکن سردار کو کوئی افاقہ نہ ہوا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جو باہر سے لوگ ہمارے پاس آکر ٹھہرے ہیں ان سے بھی پوچھا جائے، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی دوا ہو۔ صحابہؓ سے پوچھنے پر ایک صحابی نے کہا کہ ہاں میں ایک دم جانتا ہوں لیکن چونکہ تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، اس لیے اب میں تمہارے سردار پر دم نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس قبیلہ والوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ صحابہ کو دینے کا وعدہ کیا، جس پر اس صحابی نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر قبیلہ کے سردار پر دم کیا تو وہ سورۃ الفاتحہ کی برکت سے ٹھیک ہو کر اس طرح چلنے پھرنے لگا کہ گویا اس کو کسی چیز نے کاٹا ہی نہ ہو۔ صحابہ نے قبیلہ والوں سے بکریاں لے لیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، لیکن جس صحابی نے دم کیا تھا انہوں نے مشورہ دیا کہ جب تک ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان نہ کرلیں اور معلوم نہ کرلیں کہ حضورؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، اس وقت تک ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ پھر یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں کس طرح علم ہوا کہ سورت فاتحہ دم کرنے والی سورۃ ہے۔ تم نے بالکل ٹھیک کیا ہے، ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کرلو اور میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔ اور یہ فرما کر حضور ﷺ مسکرا دیے۔

(بخاری کتاب الطب باب النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ۔ (یعنی اے لوگوں کے رب! تو اس تکلیف کو دور فرمادے، شفا تیرے ہی ہاتھ میں ہے، تیرے سوا کوئی اس تکلیف کو دور نہیں کرسکتا) کی دعا پڑھ کر

دم کیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام بَاب اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ)

اسی طرح احادیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ دم کرتے وقت پھونک بھی مارا کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب بَاب النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ)

یہی طریق ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ کا بھی ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ عاجز راقم لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور جماعت لاہور کے چند اَور اصحاب بھی ساتھ تھے۔صوفی احمد دین صاحب مرحوم نے مجھ سے خواہش کی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سفارش کر کے صوفی صاحب کے سینہ پر دَم کرادوں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کوچہ بندی میں سے اندرون خانہ جارہے تھے جبکہ میں نے آگے بڑھ کر صوفی صاحب کو پیش کیا اور ان کی درخواست عرض کی۔ حضورؑ نے کچھ پڑھ کر صوفی صاحب کے سینے پر دَم کر دیا۔(پھونک مارا) اور پھر اندر تشریف لے گئے۔(ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ ۱۳۷) اسی طرح حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان فرماتے ہیں:ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سرساوہ سے چل کر قادیان شریف حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت مولانا مرشدنا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح علیہ السلام بھی آئے ہوئے تھے اور صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھے تھے اور حضرت اقدس علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ پیر صاحب بہت سے پیر دیکھے کہ وہ عملیات اور تعویذ کرتے ہیں کوئی عمل آپ کو بھی یاد ہے جس کو دیکھ کر ہمیں بھی یقین آجائے کہ عمل ہوتا ہے۔میں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے۔فرمایا دکھاؤ اور میں نے عرض کی کہ ہاں وقت آنے دیجئے۔دکھلادوں گا۔حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ ضرور صاحبزادہ صاحب کو یاد ہو گا ان کے بزرگوں سے عمل چلے آتے ہیں۔کوئی دو گھنٹہ کے بعد ایک شخص آیا جس کو ذات الجنب یعنی پسلی کا درد شدت سے تھا میں نے عرض کی کہ دیکھئے اس پر عمل کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں عمل کرو۔حضرت اقدس علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ ہاں عمل کرو۔میں نے اسی شخص پر دَم کیا اس کو درد سے بالکل خدا تعالیٰ نے آرام کر دیا اور شفادی۔جب اس کو آرام ہو گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ مسمریزم ہے میں نے اس زمانہ میں مسمریزم کا نام بھی نہیں سُنا تھا۔اور نہ میں جانتا تھا کہ مسمریزم کیا چیز ہوتا ہے۔حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا صاحبزادہ صاحب تم نے کیا پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد میں نے الحمد شریف پڑھی تھی۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۸۶، مطبوعہ ۱۹۱۴ء، ٹائیٹل ضیاء الاسلام پریس قادیان)

پس آنحضور ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام علیہم السلام سے دم کرنا ثابت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے، ان قرآنی سورتوں اور ان پاکیزہ اذکار کی برکت اور بزرگوں کی دعا کے نتیجہ میں مریض کو شفا عطا فرما دیتا ہے۔

سوال: جرمنی سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ روزہ کے بغیر رمضان کا اعتکاف بدعت تو شمار نہیں ہوتا اور کیا روزہ کے بغیر اعتکاف کی کوئی سنت یا اصحاب رسول ﷺ سے کوئی مثال ملتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۰ر مئی ۲۰۲۲ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: آنحضور ﷺ کی سنت سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ رمضان کا اعتکاف روزوں کے ساتھ ہی فرمایا کرتے تھے۔ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔(سنن ابی داؤد کتاب الصوم بَاب الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ) یعنی سنت یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت اور نماز جنازہ کے لیے مسجد سے باہر نہ جائے۔اور بیوی کو (شہوت کے ساتھ) نہ چھوئے، اور نہ اس کے ساتھ مباشرت کرے۔اور سوائے

انسانی ضرورت (قضائے حاجت وغیرہ) کے کسی اَور ضرورت کے لیے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ اور روزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ اور جامع مسجد کے سوا کسی اور جگہ اعتکاف درست نہیں۔

پس مسنون اعتکاف کے بارے میں صحابہ رسول ﷺ اور علماء و فقہاء کا یہی موقف ہے کہ اس کے لیے روزے رکھنے ضروری ہیں اور حضور ﷺ کی سنت متواترہ یہی تھی کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الاعتکاف بَاب اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)

باقی جہاں تک رمضان کے مسنون اعتکاف کے علاوہ عام اعتکاف کرنے یا کسی نذر کا اعتکاف کرنے کی بات ہے تو ایسا اعتکاف روزہ کے بغیر بھی کیا جاسکتا ہے اور یہ اعتکاف چند دنوں یا چند گھنٹوں کا بھی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات کے لیے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔

(سنن ترمذی کتاب النذور والایمان بَاب مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ)

پس خلاصہ کلام یہ کہ رمضان کا مسنون اعتکاف روزوں کے ساتھ، رمضان کے آخری دس دنوں میں مسجد میں ہوسکتا ہے۔ جبکہ رمضان کے علاوہ عام اعتکاف روزوں کے بغیر اور کم یا زیادہ وقت کے لیے ہوسکتا ہے۔

سوال: جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالب علم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ عموماً سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھنے میں کیا حکمت ہے، نیز ان دو ایام کے علاوہ اَور دنوں میں بھی نفلی روزے رکھے جاسکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۰ر مئی ۲۰۲۲ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے کی مختلف وجوہات احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے دن انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔ (سنن ترمذی کتاب الصوم بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ) اسی طرح ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(سنن ترمذی کتاب البر و الصلة بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِينَ)

پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ سوموار کے روزہ کی بابت حضور ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس روز میں پیدا ہوا تھا اور اسی روز مجھ پر وحی کا نزول شروع ہوا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ)

سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنا حضور ﷺ کی عمومی سنت تھی۔

(سنن نسائی کتاب الصیام باب صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذٰلِكَ) اسی طرح ایام بیض یعنی ہر مہینہ میں چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو بھی حضور ﷺ بڑی باقاعدگی کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے۔

(سنن نسائی کتاب الصیام صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذٰلِكَ)

علاوہ ازیں یوم عرفہ (نو ذی الحجہ) اور یوم عاشوراء (دس محرم) کے روزہ کی بھی حضور ﷺ نے بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ

وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ)
البتہ جو شخص حج پر موجود ہو اس کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام بَاب صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ)

پس دونوں عیدوں کے دنوں اور ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) جو کہ اہل اسلام کے لیے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔(سنن ترمذی کتاب الصوم بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ) کے علاوہ انسان کسی بھی دن نفلی روزہ رکھ سکتا ہے۔ تاہم صرف جمعہ کا دن نفلی روزہ کے لیے خاص کرنا منع ہے۔(سنن ترمذی کتاب الصوم بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ) اور جو شخص حج پر ہو اور اس نے حج کے ساتھ عمرہ کا بھی فائدہ اٹھایا ہو اور اس میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ ایام تشریق کے تین روزے حج کے ایام میں رکھے گا۔(صحیح بخاری کتاب الصوم بَاب صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ)

نفلی روزوں کے بارے میں حضور ﷺ کی ایک تفصیلی ہدایت کا ذکر حدیث میں یوں ملتا ہے۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے صوم دہر (یعنی ساری عمر کے روزہ) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا (گویا ایسے روزہ کو آپ نے ناپسند فرمایا)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپؐ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت عطا فرمائے۔ پھر آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ روزے میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپؐ سے سوموار کے دن کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں مجھے پیدا کیا گیا، اسی دن مجھے مبعوث کیا گیا اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ساری عمر کے روزوں کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں آپؐ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے عاشورہ کے دن کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ روزہ رکھنا گزرے ہوئے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الصیام بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ)

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ سود لینا اور دینا حرام ہے، مغربی دنیا میں جب کوئی اپنا مکان خریدنا چاہتا ہے تو اسے اس پر بھی سود دینا پڑتا ہے۔ تو کیا ایک مسلمان ان ممالک میں اپنا گھر نہیں خرید سکتا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۰؍ مئی ۲۰۲۲ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: مغربی دنیا میں مارگیج کے ذریعہ جو مکان خریدے جاتے ہیں، ان میں عموماً بینک یا کسی مالیاتی ادارہ سے قرض حاصل کیا جاتا ہے، اور جب تک یہ قرض واپس نہ ہو جائے ایسا مکان قرض دینے والے بینک یا اس مالیاتی ادارہ ہی کی ملکیت رہتا ہے۔ اور بینک یا مالیاتی ادارہ اپنے اس قرض پر کچھ زائد رقم بھی وصول کرتا ہے۔ جس کی وجہ وہ پیسہ کی Devaluation بتاتے ہیں۔

چونکہ ان ممالک میں ہر انسان اپنے رہنے کے لیے بھی مکان آسانی سے نہیں خرید سکتا، اس لیے یا تو اسے ساری زندگی کرایہ کے مکان میں رہنا پڑتا ہے، جس میں اسے زندگی بھر ادا کیے گئے کرایہ کا اس مکان میں رہنے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کرایہ کی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے باوجود یہ مکان کبھی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوتا۔ یا پھر وہ ان مجبوری کے حالات میں مارگیج کی سہولت سے فائدہ اٹھا کر اپنی رہائش کے لیے ایک گھر خرید لیتا ہے۔ جس پر اسے تقریباً اتنی ہی مارگیج

کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس قدر وہ مکان کا کرایہ دے رہا ہوتا ہے، لیکن مارگیج میں اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان اقساط کی ادائیگی کے بعد یہ مکان اس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔

پس مارگیج کے ذریعہ مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے، جس سے صرف اپنی رہائش کے لیے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خریدتے چلے جانا کسی صورت میں بھی درست نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے۔

سوال: محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ نے ایک استفتا بابت کرسمس کی طرز پر رمضان میں گھروں کو سجانے اور رمضان کیلنڈر بنا کر عید تک دنوں کی گنتی کرنے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۰ر مئی ۲۰۲۲ء میں اس مسئلہ کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ اس امر میں بھی ہمیں آنحضور ﷺ کے ارشاد إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کو ہی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اگر تو رمضان میں گھروں کو سجانے اور رمضان کیلنڈر بنانے میں نیت یہ ہو کہ اہل خانہ اور بچوں کو رمضان کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے، گھر میں ایسا ماحول بنا کر گھر والوں اور خاص طور پر بچوں کو رمضان کی عبادات اور دعاؤں کی اہمیت کی طرف متوجہ کیا جائے تا کہ سحری اور افطاری کے وقت وہ اس ماحول کو دیکھ کر دعا اور عبادات میں مشغول ہو سکیں۔ اور اس طرح رمضان کے ہر دن کا ایک جوش اور ولولہ کے ساتھ وہ استقبال کر کے اس میں نازل ہونے والی برکتوں سے استفادہ کر سکیں تو اس نیت کے ساتھ ایسا کرنے میں بظاہر کوئی حرج کی بات نہیں۔

لیکن اگر صرف دکھاوا مطلوب ہو اور یہ سارے پاپڑ صرف ریا اور نمود و نمائش کے لیے بیلے جائیں اور ایک ایک دن اس سوچ کے ساتھ گزارا جائے کہ چلو اچھا ہوا اتنے دن گزر گئے، جن سے جان چھوٹ گئی، باقی دن بھی جلد گزر جائیں گے اور پھر عید منائیں گے اور عید میں بھی حقیقی خوشیاں تلاش کرنے کی بجائے صرف ظاہری خوشیوں کا خیال رکھا جائے تو اس نیت کے ساتھ گھروں کو سجانا اور رمضان کیلنڈر بنانا ہرگز جائز نہیں۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ اگر اس کام سے اہل خانہ میں کوئی پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہو اور انہیں رمضان کی برکات کی طرف توجہ پیدا ہو کر اس سے استفادہ کرنے کا موقع ملے تو یہ سجاوٹ اور کیلنڈر بنانا جائز ہے۔ لیکن اگر صرف دکھاوا کرنا اور رمضان کو ایک چٹی سمجھ کر گزارنا مقصود ہو تو یہ سجاوٹ کرنا اور ایسے کیلنڈر بنانا ناجائز ہے اور بدعت شمار ہوگا۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشل 20رمئی 2023ء)

ادارہ مشکوٰۃ قادیان

مشکوٰۃ مجلس خدام الاحمدیہ کا اپنا رسالہ اور ترجمان ہے جس میں احباب مختلف مواقع کی مناسبت سے مضامین ارسال فرماتے ہیں۔ ادارہ مشکوٰۃ تمام لکھنے والوں کا ممنون ہے۔ آئندہ چند ماہ میں آنے والے چند اہم مواقع حسبِ ذیل ہیں:

- نیا سال
- یوم مصلح موعودؓ (20 فروری)
- 23 رمارچ
- یومِ خلافت (27 مئی)

ان کے علاوہ ذاتی تجربات و مشاہدات، اپنے پیاروں کا ذکر خیر، اہم مواقع کی رپورٹس وغیرہ۔

مضمون نگار احباب سے درخواست ہے کہ ایسے مضامین جو خاص مواقع سے متعلق ہوں، مذکورہ دن سے کم از کم ڈیرھ ماہ قبل mishkatqadian@gmail.com پر بھجوائے جائیں تا کہ انہیں واجبی کارروائی کے بعد بسہولت شاملِ اشاعت کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیٹر مشکوٰۃ)

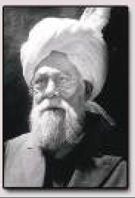

فتاویٰ مصلح موعودؓ

طلاق

اس طرح طلاق ہے۔ ایک آدمی ایک عورت کو دس پندرہ سال رکھتا ہے جب اس سے فائدہ اُٹھا لیتا ہے اور اس کی جوانی ڈھل جاتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہوتی جو جائز ہو کہ وہ طلاق دے دیتا ہے اور اس وقت دیتا ہے جبکہ وہ نکاح نہیں کرسکتی اور اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا حکم

فَابۡعَثُوۡا حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہٖ وَحَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہَا

(النساء:۳۶)

کہ طرفین کی طرف سے جج مقرر ہونے چاہئیں، جو فیصلہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو وہ اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ پس عورتوں سے عدل نہ کرنے والے مجرم ہیں اور ان کے نکاحوں میں شامل ہونے والے بھی مجرم۔ کیونکہ ایسے شخصوں کی یہاں اطلاع دی جاوے ہم فیصلہ کریں گے پھر ان سے قطع تعلق کیا جاوے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء۔ صفحہ ۳۱، ۳۲)

معلقہ بیوی کب سے مطلقہ سمجھی جائے گی

سوال:۔ جو شخص اپنی عورت کو نہ گھر میں رکھے اور نہ خرچ دے کیا اس عورت کو مطلقہ سمجھا جائے؟

جواب: فرمایا۔ جو شخص اپنی عورت کو گھر میں نہیں رکھتا اور ایک سال تک خرچ نہیں دیتا میرے نزدیک ایک سال کے بعد اس کو طلاق ہو جاتی ہے۔ پہلے فقہاء میں سے بعض نے چار سال کا فتویٰ دیا ہے۔ باقی اب قانون کو دیکھنا چاہئے۔ مگر میرے نزدیک یہ طلاق جو ہے ایک قاضی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اب اس زمانہ میں گورنمنٹ غیر مذہب کی ہے اگر اس کا قانون اجازت نہ دے تو دو صورتیں ہیں۔ اول اگر میاں بیوی احمدی ہیں تو آسان ہے احمدی قاضی کے ذریعہ طلاق حاصل کریں۔ دوئم۔ اگر میاں غیر احمدی ہے تو پھر برادری کے لوگوں یا دوسرے لوگوں کو بیچ میں ڈال کر علیحدہ کرالیں۔

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۲۱ء۔ جلد ۸- نمبر ۸۵ صفحہ ۷)

طلاق واقع ہونے کا عرصہ

ہمارے نزدیک شریعت کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے کہ میں تیرے پاس نہیں آؤں گا (یعنی میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے) تو چار ماہ کے بعد اور زبان سے نہ کہے مگر سلوک ایسا کرے تو ایک سال کے بعد اور مفقود الخبر ہو تو تین سال کے بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق رکھتی ہے۔

(الفضل ۶ / جون ۱۹۳۳ء۔ جلد ۲۰ نمبر ۴۵ صفحہ (۷)

DIARY DOSE

ایم ٹی اے کے سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضور انور اس کے مالکِ مختار، ملجا و ماویٰ، آقا و مطاع، ہادی و رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ناظر بھی ہے۔ گزشتہ مضامین میں سے ایک میں یہ ذکر آچکا ہے کہ حضور انور کے شب و روز کس قدر معمور الاوقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس لمحہ پر ایم ٹی اے پر حضور کی نظر مبارک ٹھہرا دیتا ہے جہاں اکثر کوئی نہ کوئی اصلاح طلب بات ہوتی ہے۔

اس بات کا ثبوت کئی واقعات سے ملتا ہے۔ مثلاً ایک نظم کی فٹیج میں خانۂ کعبہ کے گرد طواف کا منظر اس طرح تھا کہ عازمینِ حج ایک بھنور کی طرح تیز کر کے دکھائے گئے ہیں۔ ”یہ نامناسب ہے، اسے تبدیل کیا جائے“۔ یوں کعبہ کے بارہ میں ہمارا قبلہ درست کروا دیا کہ صرف خانۂ کعبہ ہی نہیں اس کے گردو نواح میں بھی کوئی ایسی بات نہ ہو جو شعائر اللہ کے تقدس کو پامال کرتی یا اس طرف لے جانے کا باعث بھی ہوسکتی ہو۔

”کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو“۔ ”نظم میں اس مصرعہ کے ساتھ جو وڈیو ہے وہ نمازیوں کی ہے۔ مناسب نہیں۔ تبدیل کیا جائے“۔

ایک روز میں دفتر میں بیٹھا تھا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا فون آیا۔ بس اتنا کہا کہ ”ہولڈ کریں“ اور فون پر انتظار کے دوران جو ٹون آتی ہے، وہ آنے لگی۔ چند ثانیوں بعد حضور انور کی آواز آئی۔ ٹیلی فون پر کسی کی بھی آواز قدرے مختلف لگا کرتی ہے، مگر حضور کی آواز تو ہر احمدی لاکھوں میں بھی پہچان لیتا ہے۔ میں چونک کر، اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ارشاد تھا:

”یہ جو پرومو چل رہا ہے۔ اسے کچھ دن اور چلا کر بند کروا دینا“

انسان حیران رہ جاتا ہے کہ حضور کو کس طرح باریکی سے ایم ٹی اے پر چلنے والے پروموتک کی افادیت، اس کی ضرورت اور اس کی عدم ضرورت کا احساس رہتا ہے۔

اسی طرح ایک روز کار چلاتا ہوا کہیں جا رہا تھا کہ موبائل پر فون آیا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ حضور بات فرمائیں گے۔ میں نے گاڑی سائڈ پر روک لی۔ گاڑی میں کھڑا ہوا جاسکتا تو کھڑا ہو جاتا۔ حضور نے ایک بیرونِ ملک سٹوڈیو سے بن کر آنے والے ایک پروگرام کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ کب بن کر آیا ہے۔ پریزینٹر نے ٹوپی کیوں نہیں پہنی؟ پریزینٹر جس طرح بیٹھا ہوا ہے وہ نامناسب ہے۔ ابھی رکوا دو اور انہیں کہو کہ ٹھیک کر کے بھیجیں۔

پھر فرمایا ”سمجھ آگئی ہے؟“ عرض کی کہ جی حضور سمجھ آگئی ہے۔ فرمایا ”میرے سامنے تمہاری شکل ہے۔ سمجھ کوئی نہیں آئی۔ بوکھلائے ہوئے زیادہ ہو“۔ اس کے بعد پوری ہدایت مکرر ارشاد فرمائی۔ وہ جو غالب نے کہا تھا کہ

بہرہ ہوں میں تو چاہیے دُونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

تو حضور انور کو علم تھا کہ اس طرح فون پر حضور کی آواز سن کر یہ غلام کس کیفیت میں ہو گا۔ مکرر ارشاد کی درخواست کرنے کی بھی ہمت کہاں ہو گی، سو از راہِ شفقت از خود ارشاد مکرر عطا فرما دیا۔

حضور کسی ملک کے دورہ پر ہوں تو اس ملک کے واقفین نو اور طلبا و طالبات کے ساتھ کلاسیں حضور کے شیڈول کا حصہ ہوتی ہیں۔ بعض اوقات دورہ پر سے ہی حضور انور کا پیغام موصول

ہوتا ہے کہ فلاں پروگرام جلدی دکھانا ہے یا یہ کہ فلاں پروگرام یا کلاس دکھانے کی ابھی جلدی نہیں۔ اسی طرح کا ایک ارشاد دو سال قبل جرمنی سے موصول ہوا۔ جب خاکسار جلسہ سالانہ جرمنی پر ڈیوٹی کے لئے جرمنی حاضر ہوا تو میرے پر نظر پڑتے ہی دریافت فرمایا ''پیغام مل گیا تھا؟ کتنے پروگرام چل گئے ہیں، کتنے رہ گئے ہیں؟''

جلسہ سالانہ یوکے جماعت احمدیہ کے سالانہ کیلنڈر کا تو ایک اہم سنگِ میل ہوتا ہی ہے، مگر یہ موقع ایم ٹی اے کی مساعی کا بھی نکتۂ عروج ہوتا ہے۔ انگریزی کی اصطلاح High Noon اس کیفیت کو بہتر بیان کرتی ہے۔ حضور کے معمول میں ہر دن کے چوبیس گھنٹے یوں بھی مصروفیات سے پُر ہوتے ہیں۔ پھر جلسہ سالانہ یوکے تو اپنے ساتھ کئی گونا زیادہ مصروفیات لے کر آتا ہے۔ انہی چوبیس گھنٹوں میں مزید کام کیونکر سماجاتا ہے، عقل سمجھنے سے قاصر ہے۔ مگر اعجازی رنگ میں ہی حضور ان تمام مصروفیات کے ساتھ شب و روز بسر کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ حضور انور سے رہنمائی لے رہی ہے، جلسہ گاہ والے اپنے مسائل لے کر حاضر ہیں۔ انتظار گاہیں دنیا بھر سے آنے والے ملاقات کے متمنی احباب و خواتین سے بھری پڑی ہیں۔ ایسے میں حضور ان خطابات پر بھی غور و فکر فرماتے ہوں گے جو جلسہ میں دنیا بھر کے سامنے ارشاد فرمانے ہیں۔ مگر ایسے میں ایم ٹی اے کو بھی حضور انور کی توجہ اور شفقت میسر آتی ہے۔ ہم کارکنان شاید کھل کر تو کبھی اظہار حضور کے روبہ رو نہ کرسکیں، مگر آج کہنے دیجیے کہ حضور کی شفقتیں ہماری رگ رگ میں ہماری استطاعتوں سے بڑھ کر ہمت اور طاقت پیدا فرماتی ہیں۔ ایم ٹی اے میں کام کرنے والا ہر کارکن حضور انور کا اس بات پر تہہِ دل سے ممنون ہے اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ حضور کی دعا، توجہ اور رہنمائی کے بغیر ہماری کوششیں بے کار اور بے سود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس برکت کا مورد بناتا رہے جو حضور انور کی شفقت اور رہنمائی سے ہمیں حاصل ہے۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ایسا بھی نہیں کہ حضور کی خدمت میں بالمشافہ حاضر ہو کر جذباتِ تشکر کا اظہار کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کی ہے اور اس کا احوال بھی سنتے چلیں۔ بہت مختصر ہے: ''حضور، شکریہ ادا کرنا تھا کہ۔۔۔'' مگر ساتھ ہی ارشاد ہوگیا، ''اچھا ٹھیک ہے! اب آگے بتاؤ۔۔۔ کیا کہتے ہو؟'' قارئین اندازہ کر ہی سکتے ہیں کہ بات مکمل کرنے کی خواہش حدِ ادب کی دہلیز پر کس طرح سرنگوں ہو جاتی ہو گی۔

تو بات چل رہی تھی جلسہ سالانہ کے موقع پر ایم ٹی اے پر ہونے والی شفقتوں کی۔ جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات تینوں دن مسلسل لائیو نشر ہوتی ہیں۔ تمام اجلاسات کی کارروائی دنیا بھر تک پہنچتی ہے۔ مگر اجلاسات کے درمیانی وقفوں میں دکھانے کے لئے پروگرام تیار کرنے ہوتے ہیں۔ ان پروگراموں کا ایک theme رکھا جاتا ہے تاکہ پروگرام اس موضوع کے گرد تیار کئے جائیں۔ خاکسار جنوری میں اس موضوع کی تجاویز لے کر حاضر ہوتا ہے اور حضور تجاویز میں سے کوئی ایک منظور فرما دیتے ہیں یا پھر کوئی موضوع خود عطا فرماتے ہیں۔ منظوری ہوتے ہی ان پروگراموں پر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ پروگراموں کی تجویز حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔ حضور ازراہِ شفقت منظوری عطا فرماتے ہیں اور ساتھ رہنمائی اور اصلاح فرماتے ہیں۔

اس کے بعد کے مہینوں میں کوشش ہوتی ہے کہ ساتھ ساتھ پروگراموں کی پیش رفت کی رپورٹ پیش کی جاتی رہے۔ مگر ایسا بھی ہوتا ہے کہ حضور خود فرماتے ہیں کہ ''تمہارے جلسہ کے

پروگرام کیسے جارہے ہیں؟''
خاکسار عرض کر دیتا ہے مگر حضور کا ارشاد فرمودہ یہ جملہ سوال کم اور ہمت اور طاقت کی ایک بھرپور dose زیادہ ہوتا ہے۔ یہی ارشاد مبارک جب میں ملاقات سے واپس آکر اپنے رفقاً کار کو سناتا ہوں تو کام میں ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ ہماری استطاعت بڑھ جاتی ہے۔ ہم کیا اور ہماری استطاعت کیا! اصل میں تو سلسلہ کا کام ہے جس کے لئے حضور کا ہر ارشاد ایک عمل انگیز (catalyst) کی تاثیر رکھتا ہے۔
پھر ان پروگراموں میں کون شامل ہوگا، ان کی نوعیت، ان کا فارمیٹ، ان معاملات پر ہر جلسہ کے موقع پر حضور کی طرف سے ایسی رہنمائی حاصل ہوتی رہی جو ریکارڈ میں موجود ہے اور صرف ہم کارکنان لئے ہی نہیں، بلکہ آئندہ آنے والے کارکنان کے لئے بھی مشعلِ راہ کا درجہ رکھتی ہے۔
کوشش ہوتی ہے کہ پروگرام جلد تیار ہو جائیں تاکہ جلسہ کے بہت قریب جاکر یہ پروگرام ملاحظہ سے محروم نہ رہ جائیں۔ اگر کوئی پروگرام حضور کی نظر سے نہ گزرا ہو، طبیعت بے چین رہتی ہے۔ مگر ایم ٹی اے کا اکثر سٹاف رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں پر مشتمل ہے۔ ہوتے ہوتے جلسہ کے بہت قریب جاکر اکثر مواد تیار ہوتا ہے۔ مصروفیت اور بے چینی کے ان ایام میں اللہ کے فضل سے ہمیشہ یاد رہتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے رفقاً کار کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھ کر بھیجنی ہے۔ ان خطوط پر حضور کی طرف سے ''اللہ فضل کرے''، ''جزاک اللہ'' اور ''دعا'' جیسے کلمات ہم کوتاہیوں کے مارے ہوئے کارکنان کی کمر ہمت کس دیتے ہیں۔ اللہ ایسا فضل کرتا ہے کہ ایم ٹی اے میں کام کرنے والا معمر سے معمر اور کم عمر سے کم عمر، ہر کارکن دن اور رات کی تمیز مٹا دیتا ہے۔ کوئی نوجوان رات کو کسی پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔ صبح اپنی کرسی پر سویا ہوا ملتا ہے۔ کوئی رات بھر کام کرتا رہا ہے اور اب صبح نہا دھو کر دوبارہ اپنے کام پر جُت گیا ہے۔ کوئی ساری رات گاڑی میں تین چکر جلسہ گاہ کے لگا چکا ہے تاکہ سامان بروقت وہاں پہنچ جائے۔ کسی نوجوان کے والد فون کر کے تسلی کر رہے ہیں کہ کئی دن سے گھر نہیں آیا، ہوتا تو ایم ٹی اے میں ہی ہے نا؟ انہیں بتایا جارہا ہے کہ جناب! آپ کا بچہ تو باکمال بچہ ہے! اتنے سارے دنوں سے یہاں اپنے آقا کی طرف سے سپرد کئے ہوئے کام میں مصروف ہے۔ ہر کارکن اس شعر کی عملی تصویر بن جاتا ہے کہ

وہ قافلہ سالار جدھر آنکھ اٹھا دے
ہم قافلہ در قافلہ اُس سمت رواں ہیں

یوں ہوتے ہوتے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کا دن آپہنچتا ہے۔ ہمارے لئے پروگراموں کی تیاری کا یہ آخری دن ہوتا ہے۔ اس روز ہم اپنی ادنیٰ کوششوں سے تیار کیا گیا مواد مختلف کمپیوٹرز پر بغرضِ ملاحظہ تیار رکھتے ہیں۔ اور چشم براہ ہوتے ہیں اور یہ آس دلوں میں سمائے اپنے آقا کا انتظار کرتے ہیں کہ حدیقۃ المہدی کے مختلف مقامات سے ہوتا ہوا رنگ اور نور کا یہ پیکر ادھر بھی آنکلے، اور ہماری عید ہو جائے۔
ہمارا استحقاق نہیں۔ ہم اس قابل بھی نہیں۔ مگر حضور اس روز اس کمپاؤنڈ میں تشریف لاتے ہیں جہاں ایم ٹی اے عارضی سٹیشن نصب کر کے مصروفِ کار ہوتا ہے۔ ہر کارکن اپنے آقا کے استقبال کے لئے حاضر ہو جاتا ہے۔ کچھ پر حضور انور کی نظر مبارک پڑ جاتی ہے، کچھ کو مصافحہ کا شرف حاصل ہو جاتا ہے، کسی سے حضور کوئی بات دریافت فرما لیتے ہیں، کوئی فرطِ جذبات میں دعا کے لئے کہہ اٹھتا ہے۔ حضور اکثر شفقت فرماتے ہیں اور ہمارا تیار کردہ مواد ملاحظہ فرما لیتے ہیں۔ یا اس کا کچھ حصہ۔

جو لوگ ڈیٹیوں کے افتتاح پر موجود ہوتے ہیں، انہیں بھی صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتا، تو ناظرین ایم ٹی اے کے سامنے جو مختصر پروگرام معائنہ کا پیش کیا جاتا ہے، اس سے تو بالکل بھی اندازہ نہیں ہوتا۔ حدیقۃ المھدی کا رقبہ بہت وسیع و عریض ہے۔ میلوں پر پھیلا ہوا۔ اور ہر گزرتے سال کے ساتھ جلسہ کا انتظام پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اس روز حضور کئی میل پیدل چلتے ہیں۔ ہر شعبہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ سب کی دلجوئی فرماتے ہیں۔ باورچی خانہ میں کچھ کھانا دیکھ لیا۔ کچھ چکھ بھی لیا۔ سکیننگ، سیکورٹی، ٹرانسپورٹ، رہائش، ٹیلی کمیونیکیشن، رہائش کی مارکی، رہائش کے لئے نصب پرائیویٹ خیمے۔ ہمارے حضور ہر جگہ تشریف لے جاتے ہیں۔ کسی کارکن کی خواہش کی شدت نظر آئے تو سیڑھیوں سے اس کے کیبن کو دیکھنے اندر تشریف لے جاتے ہیں۔ کئی میل کا پیدل سفر، مگر حال یہ ہے کہ جس کے پاس سب سے آخر میں بھی گئے، اسے بھی اسی محبت اور سکون سے ملے جو پہلے شعبہ کے کارکنان کو نصیب ہوا تھا۔

ایسی ہی ایک تقریب کے بعد حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت اور نظم ہو رہی تھی۔ میں نے کنٹرول روم میں سکرین پر دیکھا کہ حضور اپنے گھٹنے کو اپنے ہاتھ سے دبا رہے ہیں۔ دل چھلنی ہو کر رہ گیا۔ میں نے بعد میں عرض کر دی کہ میں نے نوٹ کیا ہے، لوگوں نے بھی دیکھا ہو گا۔ فرمایا ''چلو، سب نے دیکھا ہو گا تو دعا بھی کر دی ہو گی''۔

ہم سب حضور کو اپنے لئے، اپنے بچوں کے لئے، اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست تو کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہمیں حضور کے لئے دعا کرنا بھی یاد رہ جایا کرے۔ آج کے اس جدید دور میں لوگ وڈیو کے ذریعہ بھی انتظامات کا معائنہ کر لیتے ہیں۔ جتنا بڑا لیڈر ہو، وہ اتنی ہی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ معائنہ کر لیتا ہے۔ مگر دنیا کے سب لیڈروں سے زیادہ بڑا، زیادہ مصروف، زیادہ ٹیکنالوجی تک رسائی رکھنے والا یہ عظیم قائد ہماری دلجوئی کے لئے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو خود ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لاتا ہے۔ کہیں یہ فکر اور پریشانی ہے کہ لوگ ٹھیک سے سو بھی پائیں گے یا نہیں۔ سردی زیادہ تو نہیں۔ بستر آرام دہ اور موسم کے اعتبار سے مناسب ہیں یا نہیں۔ کہیں ٹرانسپورٹ کے انتظامات کی فکر ہے۔ لوگوں کی آمد و رفت کیسے ہو گی۔ اگر پارکنگ کافی نہیں تو متبادل انتظام کیا ہے اور کہاں ہے۔ اگر متبادل انتظام دور ہے تو وہاں سے شٹل سروس موجود ہے یا نہیں۔ اور پھر یہ سب تو جلسہ کے انتظامی پہلو ہیں۔ اصل پہلو تو وہ روحانی پہلو ہے جو جلسہ سالانہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کی فکر۔ اور یہ سارے انتظامات اس طرح مکمل ہیں کہ لوگ اس روحانی مائدہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے، یا نہیں۔ اصل فکر تو یہ ہے!

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت والی فعال عمر سے نوازے اور جماعت کے ہر فرد کو یہ توفیق دے کہ اپنی دعاؤں میں اپنے اس عظیم امام کو یاد رکھیں۔

اب واپس ایم ٹی اے کے کمپاؤنڈ میں چلتے ہیں۔ یہاں حضور تشریف لائے، ہماری کوششوں کا معائنہ فرمایا۔ ایم ٹی اے کے مواصلاتی نظام کا معائنہ فرمایا، سب کی دلجوئی فرمائی، اور یہ لمحات ایک خواب کی طرح جلد جلد گزر گئے۔ اب اس کے بعد کی کہانی بھی بہت دلچسپ ہے۔

ایم ٹی اے کے کارکنان کئی ہفتوں سے دن اور رات کو ایک کر کے کام کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ ہماری ڈیڈ لائن معائنہ کا دن ہوتا ہے۔ اس روز اگر تیاری مکمل نہیں تو حضور کو کیسے بتائیں گے کہ تیاری کہاں تک پہنچی۔ سو سبھی کارکنان اس

ڈیڈلائن تک پہنچ کر تھکے ماندے اپنے آقا کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مگر اس معائنہ کے بعد ہر کارکن ک energy level ایسا بلند ہوتا ہے کہ جیسے ابھی سو کر بیدار ہوئے ہیں۔ کئی روز آرام کیا ہے۔ اور اب اصل کام شروع کرنا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ معائنہ کے دوران حضور کی توجہ اور شفقت ہم سب کے لئے ایک نئی زندگی کا پیغام لے کر آتی ہے۔ اگر حضور کی دعا، توجہ اور محبت نہ ہو تو جلسہ کے تین دن کی مسلسل نشریات جیسی اعصاب شکن ذمہ داری کبھی ادا نہ ہو سکے۔ مگر ہمیں اس ہستی کی دعا اور توجہ مل جاتی ہے، جس کے اعصاب کو اللہ تعالیٰ نے تھکنا نہیں سکھایا۔ آپ کی ایک نظر ہم میں ایک نئی روح پھونک جاتی ہے اور ہم دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

دنیا بھر میں رہنے والے قارئین سے یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا۔ آپ جو گھروں میں بیٹھے جلسہ سالانہ یوکے کی تینوں دن کی کارروائی دیکھتے ہیں، یہ حضور انور کی قوتِ قدسی کا نتیجہ ہے ورنہ یہ سب کبھی آپ کی خدمت میں پیش نہ کیا جاسکے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہماری دعاؤں میں ہمارا یہ پیارا امام کبھی فراموش نہ ہو۔

ایک مرتبہ جلسہ کی شدید مصروفیت کے بعد حضور اختتامی خطاب فرما کر حدیقۃ المہدی میں اپنے دفتر تشریف لے کر گئے ہی تھے۔ مجھے کسی معاملہ پر ہدایت لینے کے لئے حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ابھی پہنچے ہی تھے۔ میرے داخل ہوتے ساتھ فرمایا ”ابھی ایک پروگرام چل رہا تھا۔ اس میں جو footage دکھائی ہے، وہ کہاں سے لی ہے؟“

میرے جواب سے پہلے فرمایا ”اچھا ٹھیک ہے! یاد آ گیا۔ فلاں موقع ہی کی ہے؟“

میرے لئے یہ عجیب حیران کن بات تھی۔ وہ وڈیو واقعی نایاب تھی۔ کبھی پہلے نہ چلی تھی۔ مگر حضور نے اسے ملاحظہ بھی فرمالیا، اس کے بارہ میں استفسار بھی فرمایا اور پھر آپ کو یہ بھی مستحضر تھا کہ وہ وڈیو کس موقع پر ریکارڈ کی گئی ہوگی۔ یہ وڈیو حضور نے بھی پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک خطاب کے بعد حاضرِ خدمت ہونے کا موقع ملا۔ کسی بات کے ضمن میں فرمایا کہ میں نے آج کا خطاب کل شام لکھنا شروع کیا تھا، اور آج ظہر کے بعد مکمل کیا ہے۔ یہ بات ذہن کو سنسنا کر رکھ گئی۔ اس روز تک میرا خیال تھا کہ حضور اپنے خطابات ہفتوں پہلے تحریر فرمانا شروع کرتے ہوں گے۔ مجھے کبھی خواب وخیال میں بھی یہ گمان تک نہیں گزرا تھا کہ حضور اپنے خطابات کو اس طرح مصروف ترین ایام میں تحریر فرماتے ہیں۔

جیسا کہ ذکر گزرا، میری بہت تمنا ہوتی ہے کہ جو پروگرام تیار ہوجائیں وہ حضور جلسہ سے پہلے ملاحظہ فرمالیں۔ ورنہ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ مگر بہت سے پروگرام جلسہ کے قریب پہنچ کر تیار ہوتے ہیں۔

ایک جلسہ سے کوئی ہفتہ بھر پہلے پروگراموں کی ریکارڈنگز حضور کی ڈاک میں بھجیں۔ جواب آیا ”اب مصروفیت۔ خود ہی دیکھ لیں“۔

خود میں دیکھ چکا تھا مگر تعمیل ارشاد میں ایک مرتبہ پھر بغور دیکھ لیا۔ مگر طبیعت کی بے چینی قائم رہی۔ تمام جلسہ گزر گیا۔ جس وقت وہ پروگرام نشر ہو رہے تھے، تب بھی اضطراب تھا کہ خدا خیر کرے، یہ پروگرام حضور کی نظر مبارک سے نہیں گزرے۔

جلسہ کے بعد میں ان پروگراموں کی ریکارڈنگ لے کر حاضر ہوا۔ دل چاہتا تھا کہ حضور کسی طرح ضرور ملاحظہ فرمالیں۔ فرمایا کہ میں نے فلاں فلاں تو دیکھ لیا تھا، باقی رکھ جاؤ، دیکھ سکا تو دیکھ

لوں گا۔ پھر ان پروگراموں کے بارہ میں فرمایا کہ یہ وہی ہے نا جس میں یہ بات ہوئی تھی، اور یہ وہی ہے جس میں فلاں نے یہ بات کی تھی۔ میں آج بھی پوچھنا چاہتا ہوں مگر پوچھ نہیں سکتا کہ مصروفیات سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ایام میں حضور نے یہ سب کب ملاحظہ فرمالئے؟ میں پوچھ تو نہیں سکتا مگر قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ میری اس حیرت میں شامل ہوں اور اس محیر العقول مشاہدہ سے فیض حاصل کریں۔ جسے خدا چنتا ہے، اس کے وقت، اس کے ہر کام، اس کی ہر حرکت وسکون میں خود برکت عطا فرماتا ہے۔ اے اللہ تو ہمارے امام کی صحت اور عمر میں بھی بہت برکت عطا فرما۔ ہمارا سب کچھ انہیں کے دم سے تو ہے!

(وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے قسط ۸)

(بشکریہ alislam.org)

شعراء حضرات کے لئے خوشخبری

مجلسِ ادارت مشکوٰۃ کی جانب سے شعراء حضرات کی شعری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور طبع آزمائی کا موقع فراہم کرنے کی غرض سے ایک طرحی مصرعہ پیش کیا جارہا ہے۔ آپ اس مصرعہ پر اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے نظم یا غزل تیار کر کے پیش کر سکتے ہیں۔

مصرعہ:

نور پھر اترا جہاں میں مبدءُ الانوار کا

شعراء کرام مذکورہ بالا مصرعہ پر کم از کم پانچ اشعار تیار کر کے بھجوا سکتے ہیں۔ معیاری اشعار ہونے کی صورت میں آپ کی پوری نظم یا غزل یا چنیدہ معیاری اشعار رسالہ مشکوٰۃ میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

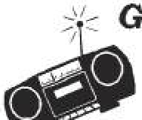

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

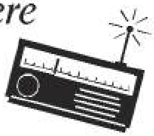

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

NAVNEET
JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S
SATISFACTION IS
OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah"
rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

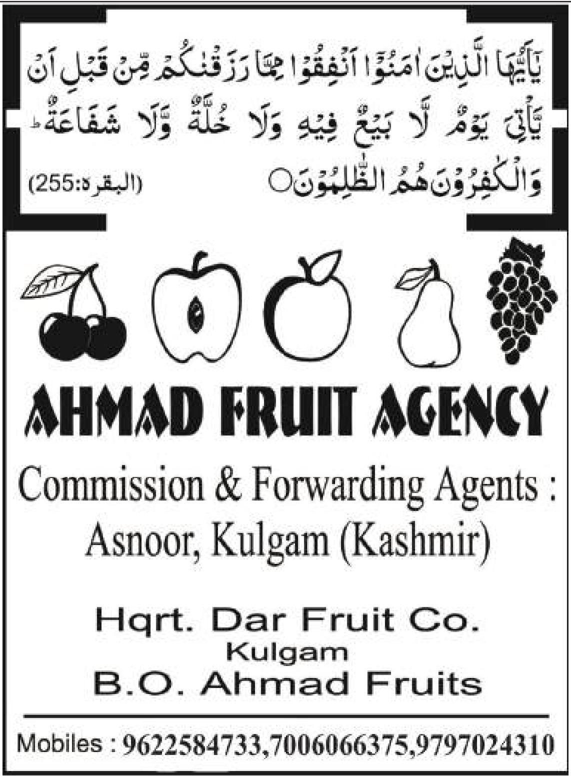
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:255)
AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

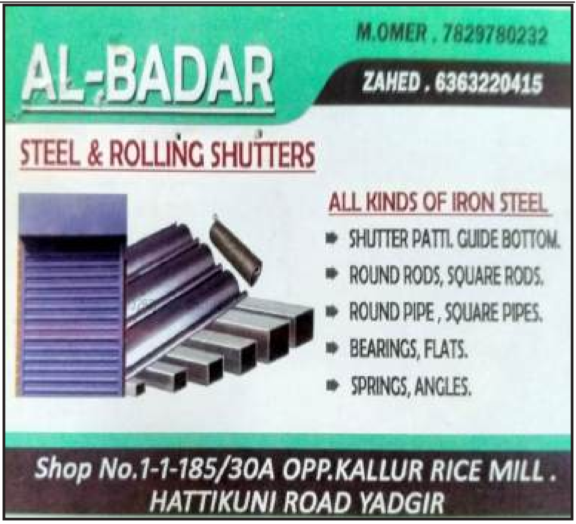
M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415
AL-BADAR
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

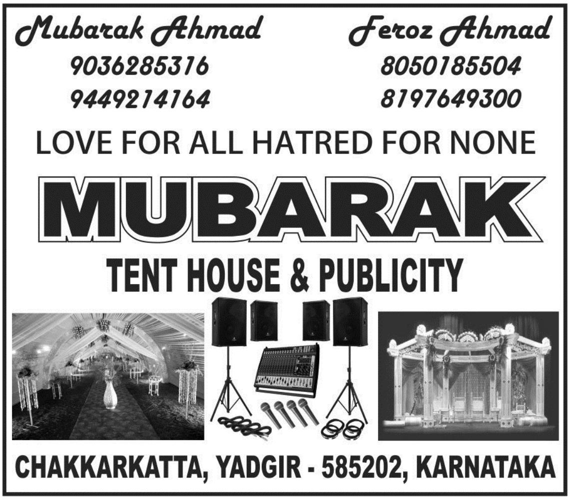
Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

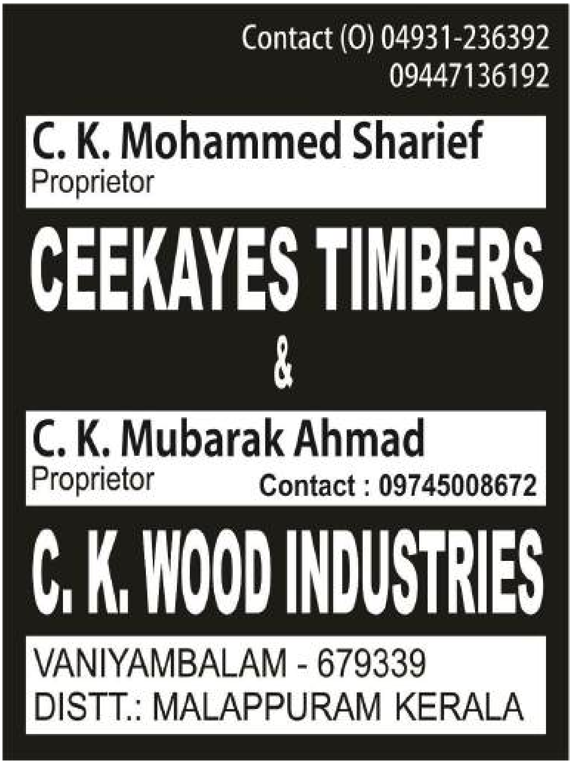
Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

آنحضرت ﷺ کی جرأت وشجاعت

آپؐ کی جنگ کے بارے میں حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میدان جنگ خوب گرم ہو جاتا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد شدید لڑائی شروع ہو جاتی، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ زیادہ مرکز کی طرف حملہ ہوتا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر تمام لوگوں کی نسبت آپؐ دشمن کے زیادہ قریب ہوا کرتے تھے۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ بدر میں میں نے آپؐ کو دیکھا میں آپؐ کی پناہ لئے ہوئے تھا حالانکہ آپؐ کفار کے بالکل قریب پہنچے ہوئے تھے تو اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ سخت جنگ کی۔ جنگ کی شدت میں جب اس طرح آمنے سامنے جنگ ہو رہی ہو تو پتہ نہیں لگتا کہ اپنوں میں کون اپنے ساتھ ہے۔ تو جب حضرت علیؓ نے دشمن کے وار سے بچ کر دیکھا ہو گا یا یہ دیکھا ہو گا کہ مجھے کس نے وار سے بچایا تو دیکھا آپؐ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے تو حضرت علیؓ کے متعلق مشہور ہے کہ جنگی حربوں کے ماہر تھے اور انتہائی نڈر انسان تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت و بہادری کے بارے میں جو آپ بیان کر رہے ہیں تو آپ ان کی پناہ میں ہیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض، الباب الثانی، الفصل الرابع عشر، الشجاعۃ والنجدۃ)

پھر جنگ اُحد کا واقعہ دیکھیں جب بعد مشورہ آپ کی مرضی کے خلاف باہر جا کر دشمن سے مقابلے کا فیصلہ ہوا اور بعض صحابہؓ کو بعد میں اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا اور اس پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے کی کوشش بھی کی۔ تو جو جواب آپؐ نے دیا وہ جہاں آپ کے توکّل کو ظاہر کرتا ہے وہاں آپؐ کی جرأت وشجاعت کا بھی اس میں خوب اظہار ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ بات نبی کی شان کے خلاف ہے کہ جب وہ ایک دفعہ ہتھیار باندھ لے پھر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ فرمانے سے پہلے اتار دے۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو یا پھر اب میدان جنگ میں ہی فیصلہ ہو گا۔ اب جنگ سے بچنے کے لئے میں یہ کام نہیں کروں گا یہ جرأت و مردانگی کے خلاف ہے۔ اور نبی بھی وہ نبی جو خاتم الانبیاء ہے وہ اب یہ بزدلی کا کام کس طرح کرسکتا ہے۔ اور پھر جب مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور دشمن نے مسلمانوں کو کچھ نقصان پہنچایا، مسلمان تتر بتر ہو گئے، اس وقت بھی آپؐ ایک مضبوط چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۵ء
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۶/مئی ۲۰۰۵ء)

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram, SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

MISHKAT ARCHIVES

دوماہی مشکوٰۃ صد سالہ سالانہ نمبر

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان نے سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں بھارت کی تمام مجالس میں اول پوزیشن حاصل کی
ناظم صاحب اطفال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر طاہر ٹرافی حاصل کرتے ہوئے ۔

HEALTH & FITNESS CORNER

Do you feel extra cold? It can be because of this vitamin deficiency.

Winter brings a chill that can make even the warmest jacket feel insufficient. But if you find yourself shivering more than those around you, it may not just be the temperature—your body might be signalling a deeper issue. One common and yet overlooked cause is a deficiency in certain vitamins and nutrients that play a critical role in how your body regulates its temperature.

Here is why some people feel colder than others, the role of thermoregulation, and how specific vitamin deficiencies—especially vitamin B12, folate, and iron-regulating nutrients—can leave you reaching for that extra blanket.

How the body regulates temperature

Our bodies are designed to maintain a constant body temperature through a process known as thermoregulation. Under typical settings, this system maintains a core temperature of approximately °98.6F (°37C). The brain, blood arteries, and sweat glands all work together to regulate temperature. This ensures that humans keep warm in chilly situations and cool down when exposed to heat.

However, this balance can be disrupted by several factors, including:

- Viral or bacterial infections
- Exposure to extreme temperatures
- Vitamin and nutrient deficiencies

A lack of essential nutrients may hinder your bodys ability to produce or maintain heat, leaving you feeling cold all the time.

According to research published in the Journal of Thermal Biology, appropriate nutrition levels are required to maintain proper thermoregulation and avoid interruptions induced by external variables or internal imbalances.

(https://timesofindia.indiatimes.com/life-style/health-fitness/home-remedies/do-you-feel-extra-cold-it-can-be-because-of-this-vitamin-deficiency/articleshow/115698735.cms)

Tarbiyati Ijlas and Cricket Match in Osmanabad

On December 4th, 2024, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal-ul-Ahmadiyya Osmanabad hosted a Tarbiyati Ijlas followed by a cricket match. The event promoted unity, teamwork, and spiritual growth.

Letter to Huzoor Program in Odisha

On November 29th, 2024, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Mahmoodabad, Odisha, organized a Letter to Huzoor Anwar (aba) program. Over 30 Khuddam wrote letters expressing love and devotion to Khalifatul Masih V (aba).

Khidmat-e-Khalq Program in Telangana

On November 8th, 2024, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Waddeman, Telangana, organized a Khidmat-e-Khalq program, serving free buttermilk after Juma prayers in Uddal. The event saw participation from local Khuddam, Atfal, and Ansar.

Ride for Peace in Ernakulam

On December 4th, 2024, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Ernakulam Zilla held a «Ride for Peace» cycle rally. This event spreaded messages of peace, love, and the consequences of World War III, culminating at Marine Drive.

Masroor Cricket Tournament in Yadgir

Majlis Atfal-ul-Ahmadiyya Yadgir successfully organized the Masroor Cricket Tournament, with four teams participating. The event promoted unity, sportsmanship, and teamwork among youth.

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

Tarbiyati Jalsa in Yadgir

On December 4th, 2024, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Yadgir held a Tarbiyati Jalsa at Masjid Hassan after Maghrib prayers. The event focused on unity, moral training, and strengthening faith, with Khuddam, Atfal, and Ansar in attendance.

Deeni and Tarbiyati Classes in Yadgir

Majlis Atfal-ul-Ahmadiyya Yadgir conducted Deeni and Tarbiyati classes at Masjid-e-Hassan, with 60 Atfal attending. The classes emphasized religious education and character-building.

Ride for Peace in Kozhikode-Wayanad

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Kozhikode-Wayanad organized a (Ride for Peace) on December 4th, 2024. The -20 rider event spread the message of peace, unity, and the dangers of World War III.

In addition to this, Refresher Course was also organised which inspired spiritual growth and unity through activities like group discussions with a barbecue, Tahajjud, trekking, and training sessions. Sadr MKA Bharat addressed the program virtually, motivating participants with his guidance.

Autism

Autism spectrum disorders (ASD) are a diverse group of conditions. They are characterized by some degree of difficulty with social interaction and communication. Other characteristics are atypical patterns of activities and behaviours, such as difficulty with transition from one activity to another, a focus on details and unusual reactions to sensations.

The abilities and needs of autistic people vary and can evolve over time. While some people with autism can live independently, others have severe disabilities and require life-long care and support. Autism often has an impact on education and employment opportunities. In addition, the demands on families providing care and support can be significant. Societal attitudes and the level of support provided by local and national authorities are important factors determining the quality of life of people with autism.

Key facts

- Autism – also referred to as autism spectrum disorder – constitutes a diverse group of conditions related to development of the brain.
- About 1 in 100 children has autism.
- Characteristics may be detected in early childhood, but autism is often not diagnosed until much later.
- The abilities and needs of autistic people vary and can evolve over time. While some people with autism can live independently, others have severe disabilities and require life-long care and support.
- Psychosocial interventions can improve communication and social skills, with a positive impact on the well-being and quality of life of both autistic people and their caregivers.
- Care for people with autism needs to be accompanied by actions at community and societal levels for greater accessibility, inclusivity and support.

(https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/autism-spectrum-disorders)

This voice is coming from the phonograph

Seek God from the heart, not through boasting and bragging

Thus, cinema in itself is not bad (people constantly ask whether it is a sin to go there. It is not bad in itself) but these days what is projected through it, is immoral. There is nothing wrong with a film which has tabligh and educational aspects and has no element of 'show' (there should be no dramatization). He said 'putting on a show" etc. is wrong even when used for tabligh purposes. (from report of Majlise-mushawarat 1939, page 86)

This should clarify matters to those who suggest that it is alright if some music is used in MTA programs or it is acceptable if there is some music on Voice of Islam radio, a program that has recently launched. The Promised Messiah(as) had come to stop these harmful innovations and we have to mold our thoughts in accordance. It is neither forbidden, nor is it an innovation to take advantage of new inventions, but their wrong use makes them an innovation.

Some people are of the view that tabligh and tarbiyyat matters would be more impactful if there are presented in the form of a drama. It should always be remembered if you go down a wrong path or if you introduce something wrong in our program, then later a hundred harmful innovations will find their way. Some others might even think it is acceptable to recite the Holy Quran with music. However, an Ahmadi has to strive against these innovations. Hence, we should avoid such things and make a great effort to avoid such things."

He then said:

"A non-Ahmadi wrote in a newspaper something amusing which also reveals the ignorance of a Maulvi ['religious scholar']. It also shows their thinking regarding what they consider lawful. The author wrote that an Arab female singer was singing in Arabic. They took the Maulvi sahib there. He listened to the song while swaying [to her vocals]. He asked Maulvi sahib why are you swaying along with this Arab. [The maulvi] was also saying SubhanAllah and MashaAllah and Allah-o-Akbar. He replied, can you not see how beautifully she is reciting the Qur'an! As the song was in Arabic, he thought it was the Holy Quran. This is how thoughts change with the spread of harmful innovations."

(Friday Sermon Delivered on 18th March 2016 at Baitul Futuh Mosque, London. Published in AlFazl International 08th April 2016)

family on 22 February 2016. Inna lillahe wa inna Ilaihe rajioon [To Allah we belong and to Him is the return]."

(Friday Sermon Delivered on 18th March 2016 at Baitul Futuh Mosque, London. Published in AlFazl International 08th April 2016)

Inappropriate use of the pictures of the Khulafa and avoiding innovations

Huzoor-e-Anwar (aba) cautioned the Jama'at about the harmful impact of innovation, particularly through the widespread sharing of pictures, such as those on social media. On one occasion, he remarked:

Hazrat Musleh Maud(ra) narrated an incident that the Promised Messiah(as) had his photograph taken. However, when a postcard was presented to him which had his photo on it, he said that this could not be allowed. He instructed the community that no one should purchase those cards. As a result, no one dared to repeat this. (from Khutbat-e Mahmood vol 14 page 214)

These days, however, I have noticed on some tweets and on WhatsApp that some people are trying to circulate that old post card. They have either acquired it from an elder, or purchased it from a shop that sells old books. This is wrong and should be stopped. The Promised Messiah(as) had his photograph taken so that people from far-off places, especially Europeans who could judge a character from facial characteristics, would see it and it would lead them to seek the truth. However, when the Promised Messiah(as) saw that people may turn this into a business and sell his photograph on postcards, he felt this may become a source of harmful innovation and he strictly forbade it. In some instances, he asked for the postcards to be destroyed. People who have businesses selling photographs and charge exorbitant prices should pay attention to the matter. Some colorize photographs of the Promised Messiah(as); although, no color photograph of him exists. This is completely wrong and should also be avoided. Also, incorrect use of photographs of Khulafa should be avoided.

Once a debate on cinema and bioscope (movie camera) started at a Shura in front of Hazrat Musleh Maud(ra). He said it is incorrect to say that cinema, bioscope and phonograph in themselves were something bad. Indeed, the Promised Messiah(as) listened to a phonograph and even wrote a poem for it which he asked to be read and then invited the Hindus so that they could listen to it. This is the couplet from the poem:

is a source for its protection. This itself can lead to destruction. The worldly people and worldly government leaders are oblivious to this because of their own selfish gains. Especially when the president of the largest apparent power in the world sits within his own shell and makes fantastical claims that the world will act according to his wishes. These things are further deteriorating the situation. One thing is clear that due to his arrogance he is determined to destroy every opponent, and due to his hatred of Muslims, destroy all Muslims as well. He is determined to eliminate all opponents no matter who they are. He is oblivious to the fact even he will not be safe from the dangerous results of the world resulting from various causes."

(Friday Sermon Delivered 30th June 2017 at Baitul Futuh Mosque, London. Published in AlFazl International on 21st July 2017)

Lending one's phone to someone, whether they are known or unknown, may seem like an act of kindness, but it can carry significant risks. In Syria, which has been embroiled in internal conflict for many years, an innocent Ahmadi became a victim of such deceit. While announcing his funeral prayers, Huzoor-e-Anwar (aba) shared the details of this tragic incident:

"Next, I will lead the funeral prayer in absentia of Abdul Noor Jabi Sahib of Syria. He was born in 1989. Perhaps he was arrested by the local government. A detailed description is not available. Based on the few details that I have, a few months ago he received his degree from a business management university. He was arrested by government agents on 31st Dec 2013. The reason was that someone borrowed his phone to make a call to the rebels. This happened during the initial days of the unrest in Syria. Lending your phone to some at the time of need is not objectionable. Anyhow, one of the rebels took his phone and discussed some financial matters with his companions. Phones are intercepted and checked by governmental agencies for such matters. They arrested him and the investigation established that the call was made from his phone and he was in touch with the rebels. For this reason, he was arrested and then martyred. According to the medical report, he died three days after the arrest due to a severe blow to his head. The government police officers use torture. The condition of the government agents is the same as that of the rebels. The news of his death reached his

this regard. However, I want to make an announcement that you should ignore this Facebook [page] and no one should join it. People with Facebook accounts are visiting the page, reading it and commenting on it. This is wrong.

If a need arises for an official site like a Facebook page at a Jama'at level, we will create one in a secure way which cannot be accessed by everyone. It should just reflect Jama'at viewpoints and can be visited by anyone. I have been told that opponents [of the Jama'at] had commented [on the Facebook page]. It is an immoral act to create a Facebook page in someone else's name without telling the person, even if it is done with good intention. Thus, whoever did it with good intention should immediately close it and offer Istighfār (repentance) and if it was created with ill-intent then Allah will deal with him. May Allah the exalted save us from all harm and may the Jama'at tread on the paths leading to progress."

(Friday Sermon Delivered on 31st December 2010 at Baitul Futuh Mosque, London. Published in AlFazl International on 21st January 2011)

Destruction through Cyber Attacks

In a Friday sermon, Huzoor-e-Anwar (aba) discussed the growing tensions between nations and expressed his concern about the emerging methods through which countries are harming one another. He said :

"Then, there are new inventions. Humans have created easier ways to communicate, keep records, [manage] economy, and oversee systems. Computers can manage many tasks. However, these new innovations can lead to the destruction of the world. These days cyber-attacks are occurring in certain countries and sometimes all over the world. These destroy entire systems. Even here [England], the NHS system was destroyed. Systems of airports were destroyed. These cyber-attacks can lead to escalating tensions with catastrophic results, lead to wars, and lead to destruction. A NATO representative has explained that if there was a cyber-attack on NATO [alliance] or other sensitive systems in the world, then it can lead to a destructive war and we cannot afford a dangerous attack like that. They have given this warning! Thus, the world is creating means of its own destruction. They think that progress of the worldly people

The Dark Side of Media: Lies and Deceit

Fawad ahmad nasir

In today's digital age, where information flows freely and rapidly through various media channels, the lines between truth and deception have become increasingly blurred. Social media platforms, mobile phones, and the internet have created unprecedented opportunities for communication, but they have also introduced new avenues for fraud, manipulation, and harm. In his insightful sermons, Huzoor-e-Anwar (aba) has consistently warned against the dangers these modern tools pose to individuals and society, urging caution and responsibility in their use. From fake social media accounts to the destructive potential of cyber-attacks, the misuse of technology can have far-reaching consequences. This article explores the moral and ethical concerns raised by Huzoor-e-Anwar (aba), highlighting the importance of safeguarding ourselves and our community from the deceit and innovation that often accompany the digital world.

Huzoor-e-Anwar (aba) said:

"The third thing I want to say is that it has come to my knowledge that someone has created a Facebook [page] in my name. Someone created a Facebook account without my awareness. I have neither created this account, nor am I interested in creating one. In fact, a little while ago I had warned the Jama'at to avoid Facebook. There are many harms associated with it. I do not know whether someone made a silly mistake, whether an opponent did it, or some Ahmadi did it thinking he was committing a good act. Whatever the reason may be, we are trying to close the account and, Inshallah, it will be closed. There are more harms and less benefits in it.

I have individually been saying to people that Facebook leads to wrong actions and can be a source of worry for an individual. Girls need to be extremely careful in

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد اُڈیشہ کے خدام کی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے روانگی

مجلس خدام الاحمدیہ خان پور ملکی کی طرف سے کلو جمیعا کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کی طرف سے letter to huzoor کا انعقاد

چندر پور کی مجلس کے خدام مسجد نور کے باہر وقار عمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ وڈیمان تیلنگانہ خدمت خلق کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے تربیتی اجلاس کا انعقاد

تربیتی اجلاس زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد (مہاراشٹر)

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-046/2024-26
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 8 December 2024 CE Issue 12

Published on 20th December 2024

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”جلسہ سالانہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے جو ہر سال ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دیکھو خدا کی راستباز جماعت کس طرح اُٹھتی اور کامیاب ہوتی ہے اور اس کے مخالف کس طرح ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قادیان میں ہر وقت ہی جلسہ ہوتا ہے اور ہر وقت ہی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ پھر یہاں کچھ ہندوستان کے، کچھ پنجاب کے، کچھ افغانستان کے، کچھ بنگال کے، کچھ یورپ کے، کچھ عرب وغیرہ کے لوگ رہتے ہیں جو ہماری صداقت کی دلیل ہیں لیکن سالانہ اجتماع سے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی خدا کے لئے کھڑا ہوتا ہے خدا اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔“

(خطبات محمود جلد ۴ صفحہ ۵۴۰)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. Editor: Niyaz Ahmad Naik